

باب نمبر 1: تعلیم کے تصورات

سوال نمبر 1: رسمی طریقہ تعلیم کیا ہے؟

جواب: رسمی طریقہ تعلیم سے مراد وہ تعلیم ہے جو واضح اور طے شدہ مقاصد کے تحت، مقررہ نصاب اور مشاغل کے ذریعے، معاشرے کے مقرر کردہ اساتذہ مخصوص طریقہ ہائے تدریس استعمال کر کے تعلیمی اداروں (جیسے سکول، کالج، یونیورسٹیاں) میں دیتے ہیں۔ اس طریقے سے معاشرہ اپنی آئندہ نسل کی سمت متعین کرتا ہے۔

سوال نمبر 2: غیر رسمی طریقہ تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر رسمی طریقہ تعلیم سے مراد وہ تعلیم ہے جو باقاعدہ اداروں میں حاصل نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے مقاصد شعوری طور پر پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ یہ تعلیم انسان گھر، گلی محلے، دوستوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے، بازار اور مسجد جیسی جگہوں سے حاصل کرتا ہے۔ اس تعلیم کے لیے جگہ، وقت اور نصاب کا کوئی تعین نہیں ہوتا اور اس کا سب سے بڑا امر کزگھر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: تعلیم اور علم میں کیا فرق ہے؟

جواب: تعلیم اور علم میں بنیادی فرق ان کے مفہوم اور وسعت کا ہے۔

- علم: علم کے لغوی معنی جاننا، پہچاننا یا کسی حقیقت کا ادراک حاصل کرنا ہے۔ یہ معلومات کا حصول ہے۔
 - تعلیم: تعلیم ایک وسیع تر عمل ہے۔ اس کے معنی صرف علم پہنچانا نہیں بلکہ اس میں معاشرتی تربیت، اخلاق اور کردار کی تعمیر بھی شامل ہے۔ تعلیم کے ذریعے انسان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاتا ہے۔
- سوال نمبر 4: تعلیم کی تین تعریفیں بیان کریں۔

جواب: مختلف ماہرین تعلیم نے تعلیم کی مختلف تعریفیں کی ہیں، جن میں سے تین درج ذیل ہیں:

1. بعض ماہرین کے نزدیک تعلیم سچائی کی تلاش کا عمل ہے۔
 2. بعض کے نزدیک تعلیم معاشرے کے ساتھ مطابقت (Social Adjustment) پیدا کرنے کا عمل ہے۔
 3. بعض کی رائے میں تعلیم قوم کے تہذیبی ورثے کی حفاظت کرتی ہے، اس کی اصلاح کرتی ہے اور قومی ثقافت کو نسل در نسل منتقل کرتی ہے۔
- سوال نمبر 5: نظام تعلیم کس طرح معاشرے کو متاثر کرتا ہے؟

جواب: کسی بھی معاشرے کا نظام تعلیم اس معاشرے کی تشکیل اور ترقی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جیسا کسی معاشرے کا نظام تعلیم ہوتا ہے، ویسا ہی معاشرہ اس سے تشکیل پاتا ہے۔ نظام تعلیم معاشرے کے نظریہ حیات، ثقافت اور اقدار کو نئی نسل میں منتقل کرتا ہے اور انہیں معاشرے کا ایک فعال اور مفید رکن بناتا ہے۔ اگر نظام تعلیم معاشرے کی ضروریات اور نظریات سے ہم آہنگ ہو تو معاشرہ ترقی کرتا ہے، ورنہ زوال پذیر ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 6: تعلیم کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی تحریر کریں۔

جواب: تعلیم عربی زبان کے لفظ "علم" سے ماخوذ ہے۔ علم کے معنی جاننا یا پہچاننا ہیں، جبکہ تعلیم کے معنی بتانا، پڑھانا، اور بار بار کثرت سے خبر دینا ہے، اس حد تک کہ بتائی جانے والی بات مخاطب کے ذہن میں بالکل واضح ہو جائے۔

سوال نمبر 7: انسان کے لیے رضائے الہی کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: انسان کے لیے رضائے الہی کے حصول کا ذریعہ تعلیم ہے۔ تعلیم ہی انسان کو اپنی اور اپنے خالق کائنات کی حقیقت کو جاننے میں مدد دیتی ہے اور اسے وہ راستہ بتاتی ہے جس پر چل کر وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 8: "نئی نسل کو ثقافت منتقل کرنے کا نام تعلیم ہے۔" مختصر وضاحت کریں۔

جواب: اس جملے سے مراد یہ ہے کہ تعلیم کا ایک بنیادی فریضہ کسی بھی قوم کے تہذیبی اور ثقافتی ورثے کو اگلی نسل تک پہنچانا ہے۔ ہر معاشرہ تعلیم کے ذریعے اپنے عقائد، نظریات، رسوم و رواج اور طرز زندگی کو اپنی نئی نسل میں منتقل کرتا ہے اور ان سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اس ورثے کی حفاظت کریں گے اور اسے مزید ترقی دیں گے۔

سوال نمبر 9: یونانی فلاسفوں کے مطابق تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد بیان کریں۔

جواب: یونانی فلاسفر ارسطو انسان کو معاشرتی حیوان سمجھتا تھا۔ اس کے نزدیک تعلیم کا مقصد اس حیوان کو اعلیٰ درجے کا شہری بنانا تھا۔ آج کا مادہ پرست معاشرہ بھی اسی نظریے سے متاثر ہے اور ان کے ہاں تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد انسان کی جسمانی صلاحیتوں کو نشوونما کے مواقع فراہم کرنا اور اس کی جبلی خواہشات کی تسکین ہے۔

سوال نمبر 10: کسی قوم کے نظریہ حیات کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: کسی قوم کے زندگی کے بارے میں جداگانہ اور الگ نظریے کو اس قوم کا نظریہ حیات یا آئیڈیالوجی کہتے ہیں۔

سوال نمبر 11: تعلیم کے لغوی معنی اور انگریزی میں معنی بیان کریں۔

جواب:

- لغوی معنی: تعلیم عربی لفظ "علم" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی بتانا، پڑھانا اور سکھانا ہیں۔
- انگریزی معنی: انگریزی میں تعلیم کے لیے لفظ "ایجوکیشن (Education)" استعمال ہوتا ہے، جس کے معنی تربیت دینا، نشوونما کرنا، کسی خاص سمت میں رہنمائی کرنا اور مخفی صلاحیتوں کو جلادینا ہیں۔

سوال نمبر 12: نیم رسمی طریقہ تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیم رسمی طریقہ تعلیم سے مراد وہ تعلیمی نظام ہے جس میں تعلیمی مقاصد اور نصاب تو طے شدہ ہوتے ہیں (جیسے رسمی تعلیم میں)، لیکن اس کے لیے باقاعدہ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں نہیں لایا جاتا۔ اس میں مختلف اساتذہ سے جزوقتی کام لے کر مختلف کورسز کی تدریس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ٹیوشن کے ادارے اس کی مثالیں ہیں۔

سوال نمبر 13: اسلام کس علم کو حقیقی اور قطعی قرار دیتا ہے؟

جواب: اسلام صرف وحی کے علم کو قطعی اور حقیقی قرار دیتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جو قرآن پاک کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ حواس اور عقل سے حاصل ہونے والے دیگر علوم پر انحصار اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ وحی کے علم سے متصادم نہ ہوں۔

سوال نمبر 14: اسلام میں تعلیمی سرگرمیوں کا کیا مقصد ہے؟

جواب: اسلام میں تعلیمی سرگرمیوں کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو سمجھ سکے، معرفت الہی اور رضائے الہی کے لیے کوشاں رہے، اور اس عارضی زندگی میں اللہ کا نائب ہونے کا حق ادا کرے تاکہ اسے آخرت میں نجات حاصل ہو جائے۔

سوال نمبر 15: ماہرین تعلیم نے تعلیم حاصل کرنے کے کتنے طریقے تجویز کیے ہیں؟

جواب: ماہرین تعلیم نے انسان کے تعلیم حاصل کرنے کے تین طریقے تجویز کیے ہیں:

1. رسمی تعلیم (Formal Education)
2. نیم رسمی تعلیم (Non-Formal Education)
3. غیر رسمی تعلیم (Informal Education)

سوال نمبر 16: رسمی تعلیمی اداروں کے قیام کی دو وجوہات لکھیے۔

جواب: رسمی تعلیمی اداروں کے قیام کی دو بڑی وجوہات درج ذیل ہیں:

1. ثقافت کا تحفظ و منتقلی: ہر معاشرہ اپنے نظریہ حیات، ثقافت اور تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھنے اور اسے منظم طریقے سے اگلی نسل تک منتقل کرنے کے لیے تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے۔
2. معاشرتی ضروریات کی تکمیل: معاشرے کو اپنی ترقی اور بقا کے لیے مختلف شعبوں (جیسے طب، انجینئرنگ، تجارت) میں ماہر افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔ تعلیمی ادارے ان ماہرین کو تیار کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

سوال نمبر 17: رسمی تعلیم کی دو مثالیں دیں۔

جواب: رسمی تعلیم کی دو بہترین مثالیں یہ ہیں:

1. سکول

2. کالج اور یونیورسٹیاں

سوال نمبر 18: تعلیم کا عمومی تصور بیان کریں۔

جواب: تعلیم کا عمومی تصور یہ ہے کہ یہ ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس کے ذریعے ہر قوم اپنی تہذیب، ثقافت، عقائد اور نظریہ حیات کے بارے میں تمام معلومات اپنی نئی نسل کو فراہم کرتی ہے۔ اس کا مقصد نئی نسل کو اس طریقہ زندگی سے متعارف کرانا ہے جو اس قوم کے نزدیک افضل اور اعلیٰ ہے، تاکہ وہ اس قومی اور ثقافتی ورثے کو اپنائیں، اسے ترقی دیں اور اس میں قابل فخر اضافے کریں۔

سوال نمبر 19: تعلیم کے عمومی اور اسلامی تصور کے مطابق معاشرے میں انسان کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:

- عمومی تصور: عمومی (مادہ پرستانہ) تصور کے مطابق، انسان ایک اعلیٰ درجے کا حیوان ہے جو سوچنے اور بولنے کی وجہ سے دوسرے حیوانوں سے ممتاز ہے۔ اس کی حیثیت ایک معاشرتی اور معاشی وجود کی ہے۔
- اسلامی تصور: اسلامی تصور کے مطابق، انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب اور اشرف المخلوقات ہے۔ اس کی حیثیت صرف ایک مادی وجود کی نہیں بلکہ ایک روحانی وجود کی بھی ہے جس کا مقصد حیات اللہ کی رضا کا حصول ہے۔

سوال نمبر 20: سرمایہ دار جمہوری معاشرے کے دو مقاصدِ تعلیم بیان کریں۔

جواب: سرمایہ دار جمہوری معاشروں (جیسے یورپ اور امریکہ) کے دو مقاصدِ تعلیم یہ ہیں:

1. فرد کو معاشرے سے مطابقت پیدا کرنے کے قابل بنانا۔

2. فرد کو اس قابل بنانا کہ وہ خود کما سکے اور خرچ کر سکے، یعنی اسے ایک اچھا معاشی کارکن بنانا۔

سوال نمبر 21: نیم رسمی تعلیم کی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: نیم رسمی تعلیم کی دو خصوصیات یہ ہیں:

1. اس میں تعلیمی مقاصد اور نصاب طے شدہ ہوتے ہیں۔

2. اس کے لیے باقاعدہ تعلیمی اداروں (جیسے سکول کی عمارت) کا قیام ضروری نہیں ہوتا اور تدریس کا اہتمام جزوقتی طور پر کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر 22: مادہ پرست لوگوں کا نظریہ زندگی بیان کریں۔

جواب: مادہ پرست لوگوں کا نظریہ زندگی یہ ہے کہ انسانی زندگی صرف اسی مادی دنیا تک محدود ہے۔ ان کے نزدیک یہ کائنات خود بخود وجود میں آگئی ہے اور خود بخود کسی دن ختم ہو جائے گی۔ وہ موت کے بعد کی زندگی اور کسی خالق کے وجود پر یقین نہیں رکھتے۔

سوال نمبر 23: رسمی تعلیم کن اداروں میں حاصل کی جاتی ہے؟

جواب: رسمی تعلیم سکول، کالج، یونیورسٹیاں اور دیگر باقاعدہ تعلیمی اداروں میں حاصل کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 24: علم اور تہذیبی روایات اولاد تک کیسے منتقل ہوئیں اور ان کا معاشرہ پر کیا اثر ہوا؟

جواب: ابتدائی دور میں جب باقاعدہ تعلیمی ادارے نہیں تھے، علم اور تہذیبی روایات والدین سے اولاد کو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی تھیں۔ مرد حضرات چوپالوں میں بیٹھ کر اور عورتیں گھروں میں پچھلی نسلوں کے قصے، واقعات اور داستانیں سنا کر علم اور ثقافت کو اگلی نسل تک پہنچاتے تھے۔ اس عمل سے معاشرے کی تہذیب و ثقافت محفوظ رہی اور نسل در نسل منتقل ہوتی رہی۔

سوال نمبر 25: سابقہ سوویت یونین کے تناظر میں مقاصدِ تعلیم تحریر کریں۔

جواب: سابقہ سوویت یونین میں، جو ایک اشتراکی (communist) معاشرہ تھا، مقاصدِ تعلیم طے کرتے وقت اس بات پر زور دیا جاتا تھا کہ نظامِ تعلیم سے فارغ ہونے والا ہر شخص ایک اچھا اشتراکی شہری ہو۔ وہاں نصابِ تعلیم بھی ایسا مرتب کیا جاتا تھا جو اشتراکی فلسفے کو پھیلانے اور اسے مضبوط کرنے کا باعث بنے۔

سوال نمبر 26: سرمایہ دار ممالک کے مقاصدِ تعلیم کیا ہیں؟

جواب: سرمایہ دار ممالک (جیسے یورپ اور امریکہ) کے مقاصدِ تعلیم میں اس بات کو بنیاد بنایا جاتا ہے کہ فرد معاشرے سے مطابقت پیدا کر سکے، خود کما سکے اور خرچ کر سکے (یعنی ایک اچھا معاشی کارکن بنے)۔ ان کے نصاب میں سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت اور مغربی جمہوریت کے فلسفے کا پرچار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 27: ایجوکیشن سے کیا مراد ہے نیز تعلیم کا اصطلاحی مفہوم واضح کریں۔

جواب:

- ایجوکیشن: انگریزی لفظ "ایجوکیشن" (Education) کے معنی تربیت دینا، نشوونما کرنا، کسی خاص سمت میں رہنمائی کرنا اور انسان کی مخفی (چھپی ہوئی) صلاحیتوں کو جلادینا یا پروئے کارلانا ہے۔
- اصطلاحی مفہوم: اصطلاحی طور پر تعلیم ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس کے ذریعے معاشرے کے افراد کی تربیت اور نشوونما کا بندوبست کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ افراد معاشرے کے کامیاب ارکان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے قابل بن جاتے ہیں۔

سوال نمبر 28: تعلیم کی کتنی اقسام ہیں؟ نام لکھیں۔ نیز تعلیم کا عمل کب سے کب تک جاری رہتا ہے؟

جواب:

- اقسام: تعلیم حاصل کرنے کے طریقوں کے لحاظ سے اس کی تین اقسام ہیں: رسمی تعلیم، نیم رسمی تعلیم اور غیر رسمی تعلیم۔
- دورانیہ: تعلیم کا عمل انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک جاری رہتا ہے۔

سوال نمبر 29: تعلیم کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح اور تشکیل کے لیے سکول کا کردار بیان کریں۔

جواب: سکول معاشرے کی اصلاح اور تشکیل میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف علم اور مہارتیں فراہم کرتا ہے بلکہ طلباء میں معاشرتی اقدار، اخلاقیات اور شہریت کا شعور بھی پیدا کرتا ہے۔ سکول معاشرے کی ثقافت کو اگلی نسل تک منتقل کرتا ہے، اس میں مثبت تبدیلیاں لاتا ہے اور طلباء کو معاشرے کے فعال اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے تیار کرتا ہے۔

سوال نمبر 30: انسان کن کن طریقوں سے تعلیم حاصل کرتا ہے؟

جواب: انسان تین بنیادی طریقوں سے تعلیم حاصل کرتا ہے:

1. رسمی طریقہ: سکول، کالج اور یونیورسٹی جیسے باقاعدہ اداروں کے ذریعے۔
2. نیم رسمی طریقہ: فاصلاتی تعلیم (distance learning) یا ٹیوشن سینٹرز کے ذریعے۔
3. غیر رسمی طریقہ: گھر، خاندان، دوستوں اور معاشرے سے روزمرہ کے تجربات کے ذریعے۔

سوال نمبر 31: تعلیم کا عمومی تصور مختصر بیان کریں۔

جواب: تعلیم کا عمومی تصور یہ ہے کہ یہ ہر قوم کا وہ ذریعہ ہے جس سے وہ اپنی ثقافت، نظریات اور طرز زندگی کو اپنی نئی نسل میں منتقل کرتی ہے تاکہ وہ اس ورثے کو اپنائیں اور اسے مزید ترقی دیں۔

سوال نمبر 32: ارسطو کے نزدیک انسانی زندگی کا تصور بیان کریں۔

جواب: یونانی فلسفی ارسطو انسان کو ایک "معاشرتی حیوان" سمجھتا تھا۔ اس کے نزدیک انسان کی زندگی کا مقصد معاشرے کا ایک اعلیٰ درجے کا اور مفید شہری بننا ہے، اور تعلیم اسی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 33: شاعر مشرق علامہ اقبال نے تعلیم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: شاعر مشرق اور مفکر پاکستان علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ اگر علم کی قوت دین کے تابع ہو جائے تو یہ پوری انسانیت کے لیے سراپا رحمت بن جاتی ہے۔

سوال نمبر 34: تعلیمی سرگرمیوں کا اہم مقصد کیا ہے؟

جواب: اسلامی نقطہ نظر سے تعلیمی سرگرمیوں کا اہم مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کے ساتھ اپنے تعلق کو سمجھے، اس کی معرفت اور رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور دنیا میں اللہ کا نائب ہونے کا حق ادا کر کے آخرت میں نجات حاصل کرے۔

سوال نمبر 35: افلاطون کے مطابق تعلیم کا تصور کیا ہے؟ نیز دو مسلم مفکرین کے نام بھی تحریر کریں۔

جواب:

- افلاطون کا تصور: (فراہم کردہ متن میں افلاطون کا ذکر نہیں، اس سٹو کا ہے)۔ اسٹو کے نزدیک تعلیم کا مقصد انسان کو ایک اعلیٰ درجے کا شہری بنانا تھا۔
- دو مسلم مفکرین: امام ابو حنیفہؒ اور امام غزالیؒ۔

سوال نمبر 36: اشتراکی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اشتراکی تعلیم سے مراد وہ نظام تعلیم ہے جو اشتراکی (communist/socialist) نظریات پر مبنی ہو۔ اس کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہوتا ہے جو اشتراکی فلسفے پر پختہ یقین رکھتے ہوں اور معاشرے میں ایک اچھے اشتراکی شہری کے طور پر زندگی گزاریں۔

سوال نمبر 38: تعلیم کے بارے میں مختلف معاشرتی تصورات بیان کریں۔

- جواب: تعلیم کے بارے میں مختلف معاشروں میں مختلف تصورات پائے جاتے ہیں جو ان کے نظریہ حیات پر مبنی ہوتے ہیں۔
- مادہ پرست معاشرے: تعلیم کا مقصد فرد کی دنیوی ضروریات پوری کرنا اور اسے مادی ترقی کے لیے تیار کرنا ہے۔
 - اشتراکی معاشرے: تعلیم کا مقصد فرد کو ایک اچھا اشتراکی شہری بنانا ہے۔
 - سرمایہ دار معاشرے: تعلیم کا مقصد فرد کو معاشرے سے مطابقت پیدا کرنے اور خود کمانے کے قابل بنانا ہے۔
 - اسلامی معاشرہ: تعلیم کا مقصد فرد کو اللہ کا ایک نیک اور صالح بندہ بنانا ہے جو اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارے۔
- سوال نمبر 39: تعلیم کی اہمیت کے حوالے سے ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" یہ حدیث استاد کے مرتبے اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

سوال نمبر 40: معاشرتی ترقی کیسے ممکن ہوتی ہے؟ جواب: معاشرتی ترقی کا تعلق براہ راست اس کی تعلیمی ترقی سے وابستہ ہے۔ جو معاشرے تعلیم میں نمایاں ترقی کرتے ہیں، وہ معاشرتی اور معاشی ترقی میں بھی آگے بڑھ جاتے ہیں۔ تعلیم افراد میں شعور، مہارت اور مثبت رویے پیدا کرتی ہے جو اجتماعی طور پر معاشرے کی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔

سوال نمبر 41: ایسی تعلیم جو ذاتی خواہشات کے حصول کے لیے کی جائے اس کا کیا انجام ہوگا؟

جواب: امام غزالیؒ کے مطابق، اگر کوئی شخص صرف اس غرض سے علم حاصل کرے کہ وہ دنیا میں اعلیٰ مرتبہ حاصل کر سکے یا علم کے ذریعے اپنی ذاتی خواہشات پوری کرے، تو ایسا شخص آخرت میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچا سکتا۔

سوال نمبر 42: علم نافع سے کیا مراد ہے؟

جواب: علم نافع سے مراد وہ علم ہے جو انسان اور انسانیت کے لیے فائدہ مند ہو۔ رسول اکرم ﷺ غیر نافع علم سے بچتے اور نافع علم میں اضافے کی دعا فرماتے تھے۔ اسلام ایسے علم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کا باعث بنے۔

سوال نمبر 43: مومن کی گمشدہ میراث کیا ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ "علم مسلمان کی گمشدہ میراث ہے۔ جہاں سے بھی ملے اسے حاصل کرو۔"

سوال نمبر 44: امام ابو حنیفہؒ نے تعلیم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ تعلیم کا حصول اس پر عمل کرنے کی غرض سے ہونا چاہیے کیونکہ ایسی تعلیم جس پر عمل نہ کیا جائے، بے کار ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آدمی کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اچھائی اور برائی میں تیز کر سکے اور آخرت کی کامیابی کا راستہ اختیار کرے۔

سوال نمبر 45: امام غزالیؒ نے علم کے حصول کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: امام غزالی فرماتے ہیں کہ تعلیم ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس علم کی مذمت کی ہے جو صرف دنیاوی مرتبہ یا ذاتی خواہشات کے حصول کے لیے حاصل کیا جائے۔

سوال نمبر 46: اسلامی نقطہ نظر سے انسان کی کامیابی کیسے ممکن ہے؟

جواب: اسلامی نقطہ نظر سے انسان کی حقیقی کامیابی صرف رضائے الہی کے حصول میں ہے۔ تعلیم انسان کو یہ راستہ دکھاتی ہے کہ وہ اللہ کا نائب ہونے کا حق کیسے ادا کرے تاکہ اسے دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو۔

سوال نمبر 48: اسلامی تصور تعلیم کے مطابق علم کا سرچشمہ کون ہے؟

جواب: اسلامی تصور تعلیم کے مطابق علم کا حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ یہ علم وحی کی صورت میں انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوا اور قرآن و سنت کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔

سوال نمبر 49: علامہ اقبالؒ نے علم کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں کہ اگر علم کی قوت دین کے تابع ہو جائے تو یہ پوری نوع انسانی کے لیے سراپارِ حمت ہے۔

سوال نمبر 50: قرآن مجید میں سب سے پہلا حکم کس بارے میں ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سب سے پہلا حکم پڑھنے اور لکھنے کے بارے میں ہے۔ (سورۃ العلق کی پہلی آیات)

سوال نمبر 51: علم کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں کیا فرمایا؟

جواب: علم کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں حکم دیا کہ "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔"

سوال نمبر 52: حضرت محمد ﷺ علم کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ علم کے حصول پر بہت زور دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔" آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ "علم مسلمان کی گمشدہ میراث ہے۔" اور آپ ﷺ غیر نافع علم سے پناہ مانگتے تھے۔

سوال نمبر 53: فرمانِ نبی ﷺ کے مطابق تعلیمی اداروں کا نصاب کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: فرمانِ نبی ﷺ ("غیر نافع علم سے بچنے اور نافع علم میں اضافہ کی دعا") کی روشنی میں تعلیمی اداروں کا نصاب ایسا ہونا چاہیے جو نافع ہو، یعنی طلباء اور انسانیت کے لیے فائدہ مند ہو اور ان میں ایسا طرزِ فکر پیدا کرے جس سے وہ کائنات کی تسخیر کر کے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکیں۔

سوال نمبر 54: آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کون سا علم سکھایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجنے سے پہلے اشیاء کے استعمال کا سائنسی علم عطا فرمایا، جیسا کہ قرآن میں ہے: "وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" (اور ہم نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھادیے)۔

سوال نمبر 55: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام مسلم طلباء کے لیے کون سی دعا کی تاکید فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمان طلباء کو یہ دعا کرتے رہنے کی تاکید فرمائی ہے: "رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا" (اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما)۔

سوال نمبر 56: کوئی سے دو مسلم مفکرین کے نام لکھیے؟

جواب: دو مسلم مفکرین یہ ہیں:

1. امام ابو حنیفہؒ

2. امام غزالیؒ

جواب:

1. فرد کے اندر اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تصور پنپنے کرنا تاکہ اس کی تمام کاوشوں کا مقصد رضائے الہی کا حصول بن جائے۔
2. فرد کی ہمہ پہلو تربیت کرنا تاکہ وہ دنیا میں اللہ کا نائب ہونے کا فریضہ احسن طریقے سے انجام دے سکے۔

سوال نمبر 58: اسلامی نظام تعلیم کا مقصد بیان کریں۔

جواب: اسلامی نظام تعلیم کا مقصد فرد کو اللہ تعالیٰ کا ایک نیک اور صالح بندہ بنانا ہے جو اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارے۔ اس نظام میں قرآن و سنت اور ان کے معاون علوم کو مرکز حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر 59: علم کے بارے میں دو قرآنی آیات کا ترجمہ تحریر کریں۔ جواب:

1. "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" (سورۃ العلق: 1)
2. "اور ہم نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے۔" (سورۃ البقرہ: 31)

سوال نمبر 60: اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لیے کیا انتظام فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کے لیے وحی کا نظام قائم کیا اور اپنے انبیاء بھیجے جو معاشرے کو صحیح تعلیم سے آگاہ کرتے تھے۔ یہ سلسلہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر مکمل ہوا جن کے ذریعے دین کو مکمل کر دیا گیا۔

سوال نمبر 61: اسلامی تعلیم کے ذریعے معاشرہ انسان کو کس طرح تیار کرتا ہے؟

جواب: اسلام میں تعلیم کے ذریعے افراد معاشرہ کو اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کا تصور پوری طرح واضح اور پختہ ہو جائے اور ان کی تمام کاوشوں کا مرکز مقصد صرف رضائے الہی کا حصول بن جائے۔

سوال نمبر 62: بقول امام ابو حنیفہؒ، اچھائی اور برائی کی تمیز کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: بقول امام ابو حنیفہؒ، تعلیم حاصل کرنے کے بعد آدمی اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کر سکے۔

سوال نمبر 63: بقول امام ابو حنیفہؒ، تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان کو کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: بقول امام ابو حنیفہؒ، تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسان کو ایسا راستہ اختیار کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں آخرت کی زندگی میں سکون میسر آ سکے اور وہ اللہ کے غضب سے بچ سکے۔

سوال نمبر 64: قرآن پاک کی رو سے زندگی کا سفر کس چیز سے آراستہ ہو کر کیا جاتا ہے؟

جواب: قرآن پاک کی رو سے انسان نے زندگی کا سفر جہالت سے نہیں بلکہ علم سے آراستہ ہو کر شروع کیا۔ علم ہی کی بنیاد پر اللہ نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی۔

سوال نمبر 65: اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں کیا حکم فرمایا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے پہلی وحی میں پڑھنے کا حکم فرمایا: "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔"

سوال نمبر 66: "رَبِّ زُؤْنِي عَلٰمًا" کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اس کا ترجمہ ہے: "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

سوال نمبر 67: اسلامی تعلیم کے مطابق عبودیت کا شعور کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اسلامی تعلیم فرد کو اس کے مقصد تخلیق سے آگاہ کرتی ہے اور اس کے ذہن میں اللہ کی بندگی کا تصور پنپنے کرتی ہے۔ اس طرح اسے اپنی حیثیت (عبد) اور اللہ کی حیثیت (معبود) کا شعور حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتا ہے۔

جواب: اسلامی تعلیم کی بنیاد ہی اس نظریے پر ہے کہ یہ دنیا عارضی اور امتحان کی جگہ ہے اور اصل زندگی آخرت کی ہے۔ یہ تعلیم انسان کو بتاتی ہے کہ اس کے ہر عمل کا حساب ہو گا اور اسے جزایا سزا ملے گی۔ یہ سوچ انسان میں فکر آخرت پیدا کرتی ہے اور اسے دنیا میں ذمہ دارانہ زندگی گزارنے پر آمادہ کرتی ہے۔

باب نمبر 2: تعلیم کا دائرہ کار اور وظائف

سوال نمبر 1: علم التعلیم کی اہمیت کی پانچ وجوہات لکھیں۔

جواب: علم التعلیم کی اہمیت کی پانچ وجوہات درج ذیل ہیں:

1. پالیسی سازی: یہ مضمون تعلیمی پالیسی تشکیل دینے کی بنیاد فراہم کرتا ہے، جس کی مدد سے قومی سطح پر مقاصد تعلیم طے کر کے ان کے حصول کے لیے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔
2. تعلیمی انتظامیات: تعلیمی اداروں کے منتظمین اس مضمون کے مطالعے کے بغیر تعلیمی امور کے اصولوں کو نہیں سمجھ سکتے اور اداروں کو مؤثر طریقے سے نہیں چلا سکتے۔
3. بہتر تدریس: ایک استاد اس مضمون کے مطالعے کے بغیر تدریسی طریقوں، طلبہ کے تعلیمی مسائل، تعلیمی نفسیات اور جائزے کے طریقوں سے مکمل طور پر واقف نہیں ہو سکتا اور ایک کامیاب معلم نہیں بن سکتا۔
4. نصاب سازی: یہ مضمون معاشرے کی ضروریات، طلبہ کی استعداد اور نفسیاتی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مؤثر نصاب مرتب کرنے میں مدد دیتا ہے۔
5. بین الاقوامی حیثیت: علم التعلیم ایک بین الاقوامی مضمون کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اس کے بغیر جدید تعلیمی نظام کے معاملات کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔

سوال نمبر 2: کسی قوم کے ثقافتی ورثے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی قوم کے ثقافتی ورثے سے مراد اس قوم کا نظریہ حیات، رہن سہن کے طریقے، ادب، روایات، فن تعمیر، سوچ کے انداز، لباس، اٹھنے بیٹھنے اور میل جول کے آداب اور طریقے ہیں۔ مختصراً، اس میں زندگی کے وہ تمام طریقے شامل ہیں جو ایک نسل اپنے بزرگوں سے سیکھتی ہے۔

سوال نمبر 3: تعلیم کا ملک کی تہذیب و ثقافت سے کیا تعلق ہے؟ بیان کریں۔

جواب: تعلیم اور ملک کی تہذیب و ثقافت کا آپس میں گہرا اور لازم و ملزوم کا تعلق ہے۔ تعلیم ہی وہ بنیادی ذریعہ ہے جس کے ذریعے کسی ملک کی تہذیب و ثقافت (اقدار، روایات، علم و فنون) کی حفاظت کی جاتی ہے اور اسے اگلی نسل تک منتقل کیا جاتا ہے۔ اگر تعلیم کا نظام نہ ہو تو معاشرے کا ثقافتی ورثہ زوال پذیر ہو جاتا ہے اور اس قوم کی پہچان ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ تعلیم نہ صرف ثقافت کا تحفظ کرتی ہے بلکہ اس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق مثبت تبدیلیاں لاکر اس کی تشکیل نو بھی کرتی ہے۔

سوال نمبر 4: تعلیم کا جدید تصور کیا ہے؟

جواب: تعلیم کا جدید اور واضح تصور یہ ہے کہ تعلیم ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس کی مدد سے طلبہ معاشرتی مطابقت حاصل کر کے انفرادی اور معاشرے کی اجتماعی نشوونما کا باعث بنتے ہیں۔ اس تصور کے مطابق تعلیم صرف کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ فرد کی ہمہ پہلو تربیت کر کے اسے معاشرے کا ایک مفید رکن بنانا ہے۔

سوال نمبر 5: ایک معاشرہ اپنے مقاصد کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: ایک معاشرہ اپنے مقاصد (جیسے نظریات کا تحفظ، ثقافت کی بقا اور ترقی) صرف اور صرف تعلیم کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے۔ معاشرہ تعلیمی ادارے قائم کرتا ہے اور ایک ایسا نظام تعلیم وضع کرتا ہے جو اس کی اقدار اور نظریات کو نئی نسل میں منتقل کرے اور انہیں معاشرے کے مقاصد کے حصول کے لیے تیار کرے۔

سوال نمبر 6: سائنس کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: سائنس تجربے اور مشاہدے پر یقین رکھتی ہے۔ سائنسی سوچ اور طرز فکر کی بنیاد کائنات کی ہر شے کا معروضی مطالعہ ہے۔ جس علم کے اجزاء میں باہم ربط اور تنظیم نہ ہو، وہ سائنس نہیں کہلا سکتا۔

سوال نمبر 7: علم التعلیم استاد کے لیے کیسے فائدہ مند ہے؟

جواب: علمِ التعلیم ایک استاد کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے کیونکہ اس مضمون کے مطالعے کے بغیر ایک استاد مؤثر تدریسی طریقوں، طلبہ کو درپیش تعلیمی مسائل، تعلیمی نفسیات اور طلبہ کی کارکردگی کو جانچنے کے جدید طریقوں سے پوری طرح واقف نہیں ہو سکتا اور نتیجتاً ایک کامیاب معلم نہیں بن سکتا۔

سوال نمبر 8: متعلم کی دو/پانچ بنیادی ضروریات کے نام لکھیں۔

جواب: متعلم (طالب علم) کی پانچ بنیادی ضروریات درج ذیل ہیں:

1. جسمانی اور ذہنی صحت۔
2. کھیل کود اور تفریح کے مواقع۔
3. بچان اور احترام کا حصول۔
4. اپنے حقوق و فرائض کو جاننا۔
5. اپنے ماحول اور کائنات کو سمجھنے کی خواہش (تجسس کی تسکین)۔

سوال نمبر 9: متعلم کی سب سے پہلی اور اہم ضرورت کیا ہے؟

جواب: متعلم کی سب سے پہلی اور اہم ضرورت اس کی جسمانی اور ذہنی صحت ہے۔ اچھی صحت کے بغیر متعلم اپنا کوئی کام خوش اسلوبی سے نہیں کر سکتا اور اس کی تعلیمی کارکردگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

سوال نمبر 10: متعلم ایک اچھا محقق کس طرح بنتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں تجسس اور کھوج لگانے کا مادہ رکھا ہے۔ متعلم اپنے ماحول، کائنات اور اس کے اسرار و رموز کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ جب تعلیم اس کی تحقیق و تفتیش کی اس عادت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اور اسے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہے تو یہی عادت اسے بڑا ہو کر ایک اچھا محقق بناتی ہے جو نئی ایجادات کا باعث بنتا ہے۔

سوال نمبر 11: امریکی مفکر تعلیم جان ڈیوی کے مطابق تعلیم کی تعریف کیجیے۔

جواب: امریکی مفکر تعلیم جان ڈیوی کی نظر میں، تعلیم کا اصل مقصد صرف پرانی ثقافت کو منتقل کرنا نہیں بلکہ معاشرتی زندگی کی مسلسل تشکیل نو کرنا ہے۔ اس کے نزدیک "معاشرتی زندگی کی تشکیل نو ہی اصل میں تجربہ کی تنظیم نو ہے۔"

سوال نمبر 12: شیر خوارگی کا دورانیہ کتنے سالوں کا ہوتا ہے؟

جواب: شیر خوارگی (Infancy) کا دورانیہ پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً دو سال تک جاری رہتا ہے۔

سوال نمبر 13: تعلیم کا دائرہ کار بیان کریں۔

جواب: تعلیم کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ یہ صرف کتابی علم تک محدود نہیں بلکہ اس میں فرد کی زندگی کے تمام انفرادی اور معاشرے کے اجتماعی، سیاسی، نظریاتی اور معاشی پہلو شامل ہیں۔ اس میں مقاصدِ تعلیم کا تعین، نصاب سازی، طریقہ ہائے تدریس کا انتخاب، جائزے کے طریقے، استاد اور شاگرد کا تعلق، اور مدرسے و معاشرے کے باہمی تعلقات جیسے تمام موضوعات زیر بحث آتے ہیں تاکہ فرد اور معاشرے کی جامع اور مکمل نشوونما ممکن ہو سکے۔

سوال نمبر 14: جان ڈیوی نے معاشرتی زندگی کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: جان ڈیوی نے کہا ہے کہ "معاشرتی زندگی کی تشکیل نو ہی اصل میں تجربہ کی تنظیم نو ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ تعلیم کو معاشرے میں sürekli بہتری لانے اور تجربات کی روشنی میں اسے نئے سرے سے منظم کرنے کا عمل ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 15: معلم اور معاشرہ کا تعلق بیان کریں۔

جواب: معلم (استاد) اور معاشرے کا تعلق بہت گہرا ہے۔ معلم معاشرے کے ایک نمائندے کے طور پر کام کرتا ہے جس کی ذمہ داری معاشرے کی اقدار، علم اور ثقافت کو نئی نسل تک پہنچانا ہے۔ معاشرہ استاد پر اعتماد کرتا ہے کہ وہ اس کے بچوں کو ایک اچھا اور مفید شہری بنائے گا۔ اس طرح استاد معاشرے کی تعمیر اور اس کے مستقبل کو سنوارنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 16: علم التعليم سے کیا مراد ہے نیز اس کا دائرہ کار مختصر بیان کریں۔

جواب:

- تعریف: علم التعليم سے مراد وہ مضمون ہے جس کی مدد سے ہم تعلیم کے مقاصد، نصاب، طریقہ ہائے تدریس، جائزہ، استاد اور شاگرد کے تعلقات، اور مدرسہ و معاشرہ کے تعلقات جیسے موضوعات کو زیر بحث لاتے ہیں تاکہ فرد اور معاشرے کی اصلاح کی جاسکے۔
- دائرہ کار: اس کا دائرہ کار تعلیمی پالیسی کی تشکیل، اساتذہ کی تربیت، نصاب کی تدوین اور تعلیمی اختیامیات جیسے اہم شعبوں پر محیط ہے۔

سوال نمبر 17: جمہوریت کے بارے میں تمام مفکرین کس بات پر اتفاق کرتے ہیں؟

جواب: جمہوریت کے بارے میں تمام مفکرین اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ جمہوریت ناخواندہ اور نیم خواندہ معاشرے میں کامیابی سے کام نہیں کر سکتی۔ اس کی کامیابی کے لیے شہریوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر 21: تعلیم کا انبیاء کرام کی بحث سے کیا تعلق ہے؟

جواب: تعلیم کا انبیاء کرام کی بحث سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی معاشرے میں بگاڑ دیکھا تو اس کی اصلاح اور صحیح تعلیم دینے کے لیے اپنے انبیاء بھیجے۔ انبیاء کرام نے اپنے آباء اجداد کی بے جا تقلید کرنے کی بجائے اللہ کی طرف سے دی گئی نئی تعلیمات سے معاشرے کی تشکیل نو کی اور انہیں صحیح راستہ دکھایا۔

سوال نمبر 26: علم التعليم فرد کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: علم التعليم فرد کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ تعلیم کے مقاصد، نصاب اور تدریسی طریقوں کو اس طرح منظم کرتا ہے کہ فرد کی جسمانی، روحانی، ذہنی، اخلاقی اور نفسیاتی نشوونما متوازن انداز میں ہو سکے اور وہ معاشرے کا ایک کامیاب اور مفید رکن بن سکے۔

سوال نمبر 27: تعلیم کی تعریف کریں نیز یہ کیسا عمل ہے؟

جواب: تعلیم ایک ایسا مسلسل عمل ہے جس کی مدد سے انسان کی جسمانی، روحانی، ذہنی، اخلاقی اور نفسیاتی نشوونما اور بالیدگی ممکن ہو جاتی ہے۔ یہ ایک معاشرتی عمل ہے۔

سوال نمبر 28: تعلیم کا جدید اور واضح تصور بیان کریں۔

جواب: تعلیم کا جدید اور واضح تصور یہ ہے کہ تعلیم ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس کی مدد سے طلبہ معاشرتی مطابقت حاصل کر کے انفرادی اور معاشرے کی اجتماعی نشوونما کا باعث بنتے ہیں۔

سوال نمبر 29: "تعلیم اگر ثقافتی ورثے کی تشکیل نو نہ کرے تو معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ تعلیم کا کام صرف پرانی روایات اور علم کو نسل در نسل منتقل کرنا ہی نہیں، بلکہ اسے موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق پرکھنا، اس میں ضروری اصلاحات کرنا اور نئی چیزیں شامل کرنا بھی ہے۔ اگر تعلیم ثقافت کی تشکیل نو کا یہ فریضہ انجام نہ دے تو معاشرہ جامد ہو کر رہ جائے گا، ترقی نہیں کر سکے گا اور آج بھی ہزاروں سال پرانی زندگی گزار رہا ہو گا۔

سوال نمبر 30: تہذیب و ثقافت کی تشکیل نو کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

جواب: تہذیب و ثقافت کی تشکیل نو کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے تاکہ معاشرہ جامد ہو کر نہ رہ جائے اور وقت کے ساتھ ترقی کر سکے۔ ہر دور میں نئی ایجادات، نئے نظریات اور دوسرے معاشروں سے تعلقات کی بنا پر تبدیلیاں آتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونے اور معاشرے کو صحیح خطوط پر استوار رکھنے کے لیے ثقافت کی تشکیل نو ناگزیر ہے۔

سوال نمبر 31: ثقافتی ورثے کی بے جا تقلید کے پانچ نقصانات لکھیں۔

جواب: ثقافتی ورثے کی بے جا تقلید (اندھی تقلید) کے پانچ نقصانات یہ ہیں:

1. معاشرہ جامد ہو جاتا ہے اور ترقی رک جاتی ہے۔
2. نئی سوچ اور تحقیقی فکر کو فروغ نہیں ملتا۔
3. معاشرہ بدلتے ہوئے حالات اور نئے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔
4. بعض اوقات غلط اور نامعقول روایات بھی معاشرے میں قائم رہتی ہیں۔

5. دوسرے ترقی یافتہ معاشروں سے پیچھے رہ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 32: فرد کی پانچ ضروریات کے نام لکھیں۔

جواب: فرد (متعلم) کی پانچ ضروریات یہ ہیں: جسمانی و ذہنی صحت، کھیل کود، پہچان و احترام، حقوق و فرائض کا شعور، اور اپنے ماحول کو سمجھنے کی ضرورت۔

سوال نمبر 33: انسانی زندگی کے ابتدائی دور میں انسان اپنی نئی نسل کی تربیت کیسے کرتا تھا؟

جواب: انسانی زندگی کے ابتدائی ادوار میں تربیت کا طریقہ غیر رسمی تھا۔ جو کچھ والدین کرتے تھے، بچے بھی وہی سیکھ جاتے تھے۔ لڑکے عموماً خوراک، رہائش اور لباس کے انتظام سے متعلق کام سیکھتے تھے جبکہ لڑکیاں امور خانہ داری اور اولاد کی پرورش کے طریقے سیکھتی تھیں۔

سوال نمبر 34: تعلیم کے وظائف کون سے ہیں؟

جواب: تعلیم کے تین اہم وظائف (functions) ہیں:

1. ثقافتی ورثے کا تحفظ اور منتقلی۔

2. ثقافت کی تشکیل نو۔

3. فرد کی ضروریات کی تکمیل۔

سوال نمبر 35: پاکستان میں علمِ تعلیم کے مضمون میں کیسے موضوعات شامل کیے گئے ہیں؟

جواب: چونکہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے، اس لیے یہاں علمِ تعلیم کے مضمون میں وہ موضوعات شامل کیے جاتے ہیں جو طالب علم کو بہترین مسلمان اور پاکستان کا محب وطن شہری بنانے میں مددگار ثابت ہوں۔

سوال نمبر 36: آرٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: آرٹ ایسی منظم سرگرمی کا نام ہے جس میں فن کار اپنی تخلیقی صلاحیتیں کام میں لاتا ہے اور حالات و واقعات میں ایسی تبدیلی لاتا ہے جس سے اس کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 37: علمِ تعلیم سائنس ہے یا آرٹ؟ وضاحت کریں۔

جواب: علمِ تعلیم بیک وقت سائنس بھی ہے اور آرٹ بھی۔ یہ سائنس اس لیے ہے کہ اس میں تعلیمی مسائل کے حل کے لیے تجربات، مشاہدات اور تحقیق کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اور یہ آرٹ اس لیے ہے کہ ایک استاد ایک فنکار کی طرح کلاس روم کے حالات اور طلبہ کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے اپنے تدریسی طریقوں میں چلک پیدا کرتا ہے تاکہ مطلوبہ تعلیمی مقاصد حاصل کر سکے۔

سوال نمبر 39: تہذیب و ثقافت کے تحفظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: تہذیب و ثقافت کے تحفظ سے مراد معاشرے کی اقدار، روایات، نظریات اور رہن سہن کے طریقوں کو زوال پذیر ہونے سے بچانا اور انہیں زندہ رکھنا ہے۔

سوال نمبر 40: ثقافت کے تحفظ اور منتقلی کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

جواب: ثقافت کے تحفظ اور منتقلی کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے تاکہ معاشرے کا تشخص اور اس کی پہچان ختم نہ ہو جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو معاشرہ اپنی بنیادیں کھو دے گا اور ثقافتی طور پر زوال پذیر ہو جائے گا۔

سوال نمبر 41: ثقافت کی تشکیل نو سے کیا مراد ہے؟

جواب: ثقافت کی تشکیل نو سے مراد موجودہ ثقافت کا تنقیدی جائزہ لے کر اس میں موجود خامیوں کو دور کرنا اور وقت کے تقاضوں کے مطابق اس میں مثبت اور تعمیری تبدیلیاں لانا ہے۔

سوال نمبر 42: ثقافت کی تشکیل نو کیوں ضروری ہے؟

جواب: ثقافت کی تشکیل نو اس لیے ضروری ہے تاکہ معاشرہ جامد نہ ہو کر نہ رہ جائے اور ترقی کی منازل طے کر سکے۔ یہ معاشرے کو بدلتے ہوئے حالات سے ہم آہنگ ہونے میں مدد دیتی ہے۔

سوال نمبر 43: تہذیب و ثقافت کا تحفظ نہ کرنے سے معاشرے کو کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟

جواب: اگر کوئی معاشرہ اپنی تہذیب و ثقافت کا تحفظ نہ کرے تو اس کا تشخص اور پہچان ختم ہو جاتی ہے، اس کی اقدار زوال پذیر ہو جاتی ہیں اور وہ دوسری ثقافتوں کے غلبے میں آکر اپنی انفرادیت کھو بیٹھتا ہے۔

سوال نمبر 44: علم التعليم کے دورخ تحریر کیجیے۔

جواب: علم التعليم کے دورخ ہیں: یہ ایک سائنس بھی ہے اور ایک آرٹ بھی۔

سوال نمبر 45: ثقافتی ورثے کی منتقلی اور تحفظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد تعليم کے ذریعے معاشرے کی اقدار، روایات، علم اور فنون کو محفوظ کرنا اور انہیں اگلی نسل تک پہنچانا ہے تاکہ تہذیبی تسلسل قائم رہے۔

سوال نمبر 46: ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ثقافت سے مراد کسی معاشرے کا مجموعی طرز زندگی ہے جس میں اس کے عقائد، نظریات، رہن سہن کے طریقے، ادب، فنون اور روایات شامل ہیں۔

سوال نمبر 47: تعليم معاشرہ میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب: تعليم معاشرے میں افراد کی تربیت کر کے انہیں معاشرے کا مفید رکن بناتی ہے، ثقافت کا تحفظ اور تشکیل نو کرتی ہے، اور معاشرتی ترقی کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر 49: تعلیمی اداروں کے منتظمین کے لیے کس مضمون کا علم بہت ضروری ہے؟

جواب: تعلیمی اداروں کے منتظمین کے لیے علم التعليم کے مضمون کا علم بہت ضروری ہے تاکہ وہ تعلیمی امور کے اصولوں کو سمجھ سکیں۔

سوال نمبر 50: معاشرتی تبدیلیوں کا تعليم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: معاشرتی تبدیلیاں براہ راست مقاصد تعليم اور نظام تعليم پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جیسے جیسے معاشرہ بدلتا ہے، اس کی ضروریات بھی بدلتی ہیں اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نظام تعليم میں بھی تبدیلیاں لانا پڑتی ہیں۔

سوال نمبر 51: کیا معاشرے کا نظام تعليم یکساں ہو سکتا ہے؟

جواب: نہیں، مختلف معاشروں کا نظام تعليم یکساں نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر معاشرہ اپنی تہذیب، ثقافت اور نظریہ حیات کے تحفظ کے لیے دوسرے معاشروں سے الگ نظام تعليم وضع کرتا ہے۔

سوال نمبر 53: معاشرے کی تعمیر و ترقی میں تعليم کا کردار بیان کریں۔

جواب: تعليم افراد کی صلاحیتوں کو نکھارتی ہے اور انہیں معاشرے کے لیے مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تعليم یافتہ افراد ہی معاشرے کی معاشی، سماجی اور سائنسی ترقی کا باعث بنتے ہیں۔ اس طرح تعليم معاشرے کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

سوال نمبر 54: اسلامی معاشرے میں بچوں کو کس قسم کی تربیت دی جاتی ہے؟

جواب: اسلامی معاشرے میں بچوں کو اچھے اخلاق، ہمدردی اور تعاون کی تربیت دی جاتی ہے اور انہیں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت کا درس دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 55: ایک استاد میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں؟

جواب: ایک استاد کو اپنے مضمون کا ماہر، تدریسی طریقوں سے واقف، طلبہ کی نفسیات کو سمجھنے والا، اور ان کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھنے والا ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 57: علم التعليم میں ہم کن کن چیزوں کو زیر بحث لاتے ہیں؟

جواب: علم التعليم میں ہم تعليم کے مقاصد، نصاب، طریقہ ہائے تدریس، جائزہ، استاد اور شاگرد کے تعلقات، مدرسہ اور معاشرہ کے تعلقات اور نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں کو زیر بحث لاتے ہیں۔

سوال نمبر 58: کسی بھی معاشرے کی سب سے بڑی خواہش کیا ہوتی ہے؟

جواب: کسی بھی معاشرے کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کے اعتقادات، نظریات، مقاصد، رہن سہن کے طریقے اور روایات زندہ رہیں اور اس کا وجود ہمیشہ باقی رہے۔

سوال نمبر 59: جسمانی اختلافات کی تین مثالیں تحریر کریں۔

جواب: بچوں میں جسمانی اختلافات کی تین مثالیں یہ ہیں: رنگ میں فرق، قد میں فرق، اور چہرے کی بناوٹ میں فرق۔

سوال نمبر 61: جان ڈیوی کا تعلیم کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

جواب: جان ڈیوی کا نظریہ ہے کہ تعلیم کا اصل کام صرف ثقافت کی منتقلی نہیں بلکہ معاشرتی زندگی اور تجربات کی مسلسل تشکیل نو اور تنظیم نو کرنا ہے۔

سوال نمبر 62: موجودہ دور میں ثقافت کیسے منتقل ہوتی ہے؟ نیز ثقافت کے تحفظ میں تعلیم کا کردار بیان کریں۔

جواب: موجودہ دور میں ثقافت رسمی تعلیمی اداروں جیسے سکول، کالج اور یونیورسٹی کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔ تعلیم کا کردار یہ ہے کہ وہ مقاصد، نصاب اور تدریسی طریقوں کے ذریعے اس ثقافتی ورثے کو نہ صرف محفوظ کرتی ہے بلکہ اسے منظم انداز میں نئی نسل تک پہنچاتی ہے۔

سوال نمبر 64: ایسے کون سے موضوعات ہیں جن کا تعلق براہ راست علمِ تعلیم سے ہے؟

جواب: مقاصدِ تعلیم، تعلیمی پالیسی، تربیتِ اساتذہ، تدوینِ نصاب، تعلیمی انتظامیات، اور طلبہ و اساتذہ کے معاملات جیسے موضوعات کا تعلق براہ راست علمِ تعلیم سے ہے۔

سوال نمبر 65: پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے۔ دو مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے کیونکہ یہ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی دو مثالیں یہ ہیں:

1. اس کے نظامِ تعلیم کی بنیاد اسلامی نظریہ حیات پر رکھی گئی ہے۔
2. یہاں علمِ تعلیم کے مضمون میں ایسے موضوعات شامل کیے جاتے ہیں جو طلبہ کو بہترین مسلمان اور محبِ وطن پاکستانی بنائیں۔

سوال نمبر 66: سائنسی علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: سائنسی علم سے مراد وہ علم ہے جس کی بنیاد تجربے اور مشاہدے پر ہو اور جس کے تمام اجزاء میں باہم ربط اور تنظیم پائی جائے۔

سوال نمبر 70: علم اور مہارتوں کی نئی نسل میں منتقلی سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب: علم اور مہارتوں کی نئی نسل میں منتقلی سے تہذیب کا تسلسل قائم رہتا ہے، معاشرہ ترقی کرتا ہے، اور انسان کو اپنی تمدنی تاریخ کے ابتدائی دور میں واپس جانے سے بچایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 71: معاشرتی زندگی کی تشکیل نو کا فریضہ کون سرانجام دیتا ہے؟ جواب: معاشرتی زندگی کی تشکیل نو اور صحیح خطوط پر رہنمائی کا فریضہ صرف تعلیم سرانجام دیتی ہے۔

سوال نمبر 73: متعلم معاشرے کا محتاج ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: جی ہاں، متعلم اپنی ضروریات (جیسے جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور جذباتی نشوونما) کی فراہمی کے لیے معاشرے کا محتاج ہے۔ معاشرہ تعلیم کے ذریعے اس کی یہ ضروریات پوری کرتا ہے اور بدلے میں اس پر کچھ معاشرتی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے تاکہ وہ مستقبل میں معاشرے کا ایک مفید شہری بن سکے۔

باب نمبر 3: انسانی نشوونما اور بالیدگی

سوال نمبر 1: بچوں میں کون کون سی فطری اور قدرتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

جواب: بچوں میں رونما ہونے والی فطری اور قدرتی تبدیلیوں میں عمر کے بڑھنے کے ساتھ قد کا بڑھنا، وزن میں اضافہ، ہڈیوں اور عضلات میں مضبوطی پیدا ہونا، اور چہرے کے خدوخال اور آواز میں تبدیلی پیدا ہونا شامل ہیں۔

سوال نمبر 2: بالیدگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: بالیدگی (Growth) سے مراد وہ فطری اور قدرتی تبدیلیاں ہیں جو وقت کے ساتھ بچے کے جسم میں رونما ہوتی ہیں۔ ان میں قد، وزن، اور جسمانی اعضاء کا بڑھنا اور ان میں پختگی آنا شامل ہے۔

سوال نمبر 3: نشوونما سے کیا مراد ہے؟

جواب: نشوونما (Development) ایک وسیع اصطلاح ہے جس سے مراد وہ تمام تبدیلیاں ہیں جو بچے کے کردار کے مختلف پہلوؤں میں رونما ہوتی ہیں۔ ان میں جسمانی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ ذہنی، معاشرتی، جذباتی اور لسانی پہلوؤں میں ہونے والی تبدیلیاں بھی شامل ہیں۔ متن کے مطابق، "بچے میں فطری اور ماحول کے زیر اثر پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا مجموعہ نشوونما کہلاتا ہے۔"

سوال نمبر 4: نشوونما اور بالیدگی میں کیا فرق ہے؟

جواب: بالیدگی اور نشوونما میں بنیادی فرق ان کی وسعت کا ہے۔

- بالیدگی: (Growth) اس کا تعلق صرف جسمانی اور مقداری تبدیلیوں سے ہے، جیسے قد اور وزن کا بڑھنا۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔
- نشوونما: (Development) یہ ایک وسیع تر اور جامع عمل ہے جس میں جسمانی بالیدگی کے ساتھ ساتھ فرد کے کردار کے تمام پہلوؤں (ذہنی، معاشرتی، جذباتی، لسانی) میں ہونے والی معیاری تبدیلیاں بھی شامل ہیں۔ بالیدگی، نشوونما کا ہی ایک حصہ ہے۔

سوال نمبر 5: بچے کی نشوونما کے ادوار کتنے ہیں؟

جواب: بچے کی نشوونما کو چار مختلف ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1. شیرخوارگی (Infancy)
2. طفولیت (Early Childhood)
3. بچپن (Childhood)
4. بلوغت (Adolescence)

سوال نمبر 6: بچے کی ذہنی نشوونما سے کیا مراد ہے؟

جواب: بچے کی ذہنی نشوونما سے مراد اس کی سوچنے، سمجھنے، یاد رکھنے، مسائل حل کرنے اور اپنے ارد گرد کے ماحول کا ادراک کرنے کی صلاحیتوں میں وقت کے ساتھ ساتھ بہتری آنا ہے۔ اس میں چیزوں میں تمیز کرنا، گفتگو کا مدلل ہونا اور حافظے کا تیز ہونا جیسے پہلو شامل ہیں۔

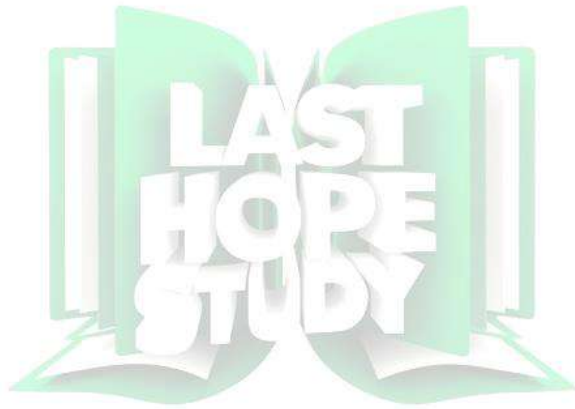
سوال نمبر 7: جسمانی نشوونما سے کیا مراد ہے؟

جواب: جسمانی نشوونما سے مراد بچے کے جسمانی اعضاء، قد، وزن، ہڈیوں اور عضلات میں عمر کے ساتھ ہونے والی تبدیلیاں اور پختگی ہے۔ اس میں بچے کا چلنا، دوڑنا، چیزوں کو پکڑنا اور دیگر جسمانی مہارتیں حاصل کرنا بھی شامل ہے۔

سوال نمبر 8: بچے کی جسمانی کیفیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بچے کی جسمانی کیفیت سے مراد اس کی جسمانی صحت اور حالت ہے۔ اگر بچہ جسمانی طور پر صحت مند ہے تو اس کی نشوونما اور تعلیم کا عمل بہتر ہوگا، لیکن اگر وہ کسی بیماری یا جسمانی معذوری (جیسے نظر یا سماعت کی کمزوری) کا شکار ہے تو اس کی یہ کیفیت اس کی مجموعی نشوونما اور سیکھنے کے عمل پر منفی اثر ڈالے گی۔

سوال نمبر 9: بچپن میں معاشرتی نشوونما کی وضاحت کیجیے۔



جواب: بچپن (6 سے 12 سال) کے دور میں بچے پچھلے ادوار کی نسبت زیادہ معاشرت پسند ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہیں اور گروہ بندی کر کے اپنے ہی گروہ کے ساتھیوں کے ساتھ کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ ان میں کسی کام میں پہل کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اور وہ شکست آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ اس دور میں حق ملکیت جتنا اور شیخی بگھارنا بھی عام ہوتا ہے۔ وہ اپنے والدین سے شفقت اور محبت کے طلبگار ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 10: نشوونما کے دو پہلو بیان کریں۔

جواب: نشوونما کے پانچ اہم پہلوؤں میں سے دو درج ذیل ہیں:

1. جسمانی نشوونما: قد، وزن اور اعضاء میں تبدیلی۔
2. ذہنی نشوونما: سوچنے، سمجھنے اور یاد رکھنے کی صلاحیتوں میں اضافہ۔

سوال نمبر 16: شیرخوارگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیرخوارگی عمر کا وہ حصہ ہے جس میں بچے کا انحصار دودھ پر ہوتا ہے۔ یہ دور پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً دو سال کی عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس دور میں بچہ بولنا اور چلنا سیکھتا ہے اور اسے تحفظ اور پیار کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔

سوال نمبر 17: پیدائش کے وقت بچے کا قد اور وزن کتنا ہوتا ہے؟

جواب: پیدائش کے وقت بچے کا قد اوسطاً انچاس (49) سینٹی میٹر کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ ایک صحت مند بچے کا وزن سات سے آٹھ پونڈ تک ہوتا ہے، جو پہلے سال کے اختتام تک ایک تہائی بڑھ جاتا ہے۔

سوال نمبر 18: شیرخوارگی کے دوران بچے کی معاشرتی نشوونما میں کون سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟

جواب: شیرخوارگی کے دوران بچہ اپنے ماں، باپ، بہن بھائیوں اور دیگر قریبی لوگوں کو پہچاننے لگتا ہے۔ وہ ان کاموں کو پسند کرتا ہے جن سے اسے راحت ملے۔ تمام بنیادی معاشرتی رویے اسی عمر میں تشکیل پاتے ہیں۔ بچہ دوستانہ اور غیر دوستانہ رویے میں فرق کرنا بھی سیکھ جاتا ہے۔

سوال نمبر 19: شیرخوارگی کے دوران بچے کی ذہنی نشوونما کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شیرخوارگی کے دوران بچہ گرم، سرد، نرم، سخت، دور، نزدیک، رنگوں، آوازوں اور وزن میں تمیز کرنے لگتا ہے۔ وہ دیکھی ہوئی چیزوں اور سنی ہوئی آوازوں کو کچھ عرصے تک یاد رکھ سکتا ہے۔ اس دور میں اس کی توجہ دینے کی صلاحیت بہت نمایاں ہوتی ہے۔

سوال نمبر 20: شیرخوارگی کے دوران بچے کی لسانی نشوونما کے کوئی سے چار پہلو لکھیں۔

جواب: شیرخوارگی کے دوران بچے کی لسانی نشوونما کے چار پہلو یہ ہیں:

1. سنی ہوئی آوازوں کو دہرانا۔
2. بے معنی اور مبہمل آوازیں نکالنا۔
3. سنی ہوئی باتوں کی تقلید کرنا۔
4. پندرہویں سے اٹھارہویں مہینے کے دوران سادہ جملے ادا کرنا۔

سوال نمبر 21: طفولیت کی تعریف کیجیے۔ **جواب:** طفولیت (Early Childhood) نشوونما کا وہ دور ہے جو شیرخوارگی کے بعد شروع ہوتا ہے اور دو سال سے چھ سال کی عمر تک جاری رہتا ہے۔ اس دور میں بچے کی جسمانی، ذہنی اور معاشرتی صلاحیتوں میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 22: طفولیت کا دورانیہ کیا ہوتا ہے؟ **جواب:** طفولیت کا دورانیہ دو سال سے چھ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔

سوال نمبر 23: طفولیت کے دوران جسمانی نشوونما کے چند پہلو لکھیں۔ **جواب:** طفولیت کے دوران بچے کے قد اور ہڈیوں کے سائز میں اضافہ ہوتا ہے، دودھ کے دانت مکمل ہو جاتے ہیں، وہ ٹھوس غذا کھانے لگتا ہے، ایک پاؤں پر توازن برقرار رکھنا سیکھتا ہے، چھلانگ لگا سکتا ہے اور کپڑے پہن سکتا ہے۔

سوال نمبر 24: طفولیت کے دوران بچے کی معاشرتی نشوونما کے چار پہلو بیان کریں۔

جواب:

1. بچے نئے دوست بناتا ہے اور نئے چہروں سے مل کر خوشی محسوس کرتا ہے۔
 2. اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنی جنس پہچاننے لگتا ہے۔
 3. وہ سکول میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھتا ہے۔
 4. اس میں رفاقت، ہمدردی، محبت، تعاون اور قیادت جیسی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔
- سوال نمبر 25: طفولیت کے دوران بچے کی ذہنی نشوونما کے کوئی سے چار پہلو بیان کریں۔

جواب:

1. اس دور میں بچے کے دماغ کا 90 فیصد حصہ مکمل ہو جاتا ہے۔
 2. وہ مسائل، حالات و واقعات، اسباب اور نتائج پر غور و خوض کرنے لگتا ہے۔
 3. اس کی گفتگو مدلل ہو جاتی ہے۔
 4. اس کا حافظہ خاصا تیز ہوتا ہے اور اسے واقعات اور باتیں یاد رہتی ہیں۔
- سوال نمبر 26: طفولیت کے دور میں بچے کی لسانی نشوونما کے کوئی سے چار پہلو لکھیں۔

جواب:

1. بچے کی لسانی مہارت اور ذخیرہ الفاظ میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔
 2. وہ سادہ جملوں سے شروع کر کے مشکل فقرے ادا کرنے لگتا ہے۔
 3. وہ اپنی مادری زبان کے علاوہ دوسری زبانیں بھی تیزی سے سیکھتا ہے۔
 4. لڑکیاں اس عمر میں لڑکوں کی نسبت زیادہ بولنے لگتی ہیں۔
- سوال نمبر 27: چھ سال کی عمر میں بچے کا ذخیرہ الفاظ کتنا ہوتا ہے؟

جواب: چھ سال کی عمر تک بچہ پختہ پختہ بچے کا ذخیرہ الفاظ اڑھائی ہزار (2500) سے زیادہ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 28: بچپن کا دور کیا ہوتا ہے؟

جواب: بچپن (Childhood) کا دور طفولیت کے ختم ہونے پر (چھ سال کی عمر سے) شروع ہوتا ہے اور نوبلوغت (تقریباً بارہ سال کی عمر) تک جاری رہتا ہے۔ اس دور میں اعضاء میں پہلے کی نسبت پختگی آ جاتی ہے۔

سوال نمبر 29: بچپن کی جسمانی نشوونما بیان کریں۔

جواب: بچپن کے دور میں بچے جسمانی طور پر بہت سی مہارتیں حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ ایک پاؤں سے دوسرے کود سکتے ہیں، آری چلا سکتے ہیں، برش کر سکتے ہیں، پنسل پکڑ کر لکھ سکتے ہیں، قینچی چلا سکتے ہیں، ہتھوڑا استعمال کر سکتے ہیں اور سوئی سے سلانی کر سکتے ہیں۔ وہ خود سے لباس پہن اور تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر 30: بچپن میں جسمانی نشوونما کی دو خصوصیات لکھیں۔

جواب:

1. بچے ایک پاؤں سے دوسرے کود سکتے ہیں اور اپنے جسم پر بہتر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں۔
 2. وہ پنسل پکڑنے، لکھنے اور قینچی چلانے جیسی باریک حرکتی مہارتیں (fine motor skills) حاصل کر لیتے ہیں۔
- سوال نمبر 31: بچپن میں بچے کی لسانی نشوونما کے چار پہلو بیان کریں۔

جواب:

1. بچہ بڑی خوبی سے الفاظ استعمال کرنے لگتا ہے۔
 2. وہ دوسروں کی باتوں کو توجہ سے سنتا ہے۔
 3. وہ اپنے اور دوسروں کے بارے میں رائے دیتا ہے۔
 4. وہ حقائق کی پہچان کرتا ہے اور خیالی دنیا سے باہر آ جاتا ہے۔
- سوال نمبر 32: بچپن میں ذہنی نشوونما کا عمل کیسے ہوتا ہے؟

جواب: بچپن کے دور میں بچہ پڑھنے، لکھنے اور حساب کتاب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ وہ وقت کا احساس کر سکتا ہے اور چیزوں پر زیادہ دیر تک توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ وہ اپنی سرگرمیوں کی بہتر منصوبہ بندی کر سکتا ہے اور اس کی دلچسپیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 33: دورِ بلوغت کے کہتے ہیں؟

جواب: بلوغت (Adolescence) نشوونما کا وہ دور ہے جس میں لڑکے مکمل مرد اور لڑکیاں مکمل عورت بن جاتی ہیں۔ اس دور میں ان کے جسمانی ڈھانچے میں ایک تناسب سے تبدیلی آتی ہے، قد تیزی سے بڑھتا ہے اور جنسی چٹنگی حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر 34: دورِ بلوغت کا آغاز کب ہوتا ہے؟

جواب: بلوغت کا آغاز جغرافیائی اور معاشرتی حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ عام طور پر لڑکیوں میں تیرہ سال یا اس سے کچھ کم عمر میں اور لڑکوں میں اٹھارہ سال کی عمر سے اس دور کا آغاز ہوتا ہے۔

سوال نمبر 35: بلوغت میں جسمانی نشوونما بیان کریں۔

جواب: بلوغت کے دور میں ہڈیاں، اعصاب اور جسم کے دیگر غدود کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے۔ دھڑ اور بازوؤں کا توازن خوبصورت ہو جاتا ہے۔ چہرے کے نقوش مستقل شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ لڑکوں کے چہروں پر بال آ جاتے ہیں اور آواز مردانہ و بھاری ہو جاتی ہے، جبکہ لڑکیوں کی آواز باریک اور پتلی ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 36: بلوغت کے دور میں بچوں کے کون کون سے اعضاء مکمل ہوتے ہیں؟ جواب: بلوغت کے دور میں ہڈیاں، اعصاب اور جسم کے دیگر غدود کی نشوونما مکمل ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 37: دورِ بلوغت میں معاشرتی نشوونما کے حوالے سے پیدا ہونے والی کوئی سی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب:

1. لڑکے اور لڑکیاں اپنے صنفی کردار کا شعور حاصل کر لیتے ہیں۔
 2. وہ قواعد و ضوابط کا احترام پہلے سے زیادہ کرتے ہیں۔
 3. افراد اپنے حقوق اور فرائض کی پہچان کر لیتے ہیں۔
 4. ان کی وفاداریاں (دوستوں اور نظریات سے) مستقل شکل اختیار کر جاتی ہیں۔
- سوال نمبر 38: دورِ بلوغت میں افراد کی ذہنی نشوونما کے حوالے سے کوئی سی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب:

1. فرد اپنی پہچان کے قابل ہو جاتا ہے۔
 2. اس میں تجسس اور جستجو کا مادہ ہوتا ہے اور وہ نئی چیزیں جاننے کی خواہش رکھتا ہے۔
 3. افراد ایک خاص نقطہ نظر اختیار کر لیتے ہیں اور اس کے بارے میں دلیل سے بات کرتے ہیں۔
 4. وہ ذہنی طور پر کوئی پیشہ اختیار کرنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔
- سوال نمبر 39: دورِ بلوغت میں افراد کی جذباتی نشوونما کے حوالے سے کوئی سی چار نکات لکھیں۔

جواب:

1. افراد فوری طور پر جذباتی ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اس کیفیت سے نکل بھی آتے ہیں۔
 2. وہ دوسروں پر تنقید کرنے اور اپنی رائے کو مقدم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
 3. وہ کسی کے فیصلے کو فوری طور پر ماننے سے گریزاں ہوتے ہیں اور بعض اوقات ردِ عمل کا اظہار بھی کرتے ہیں۔
 4. وہ اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہیں۔
- سوال نمبر 40: بلوغت میں لسانی نشوونما کی چار خصوصیات لکھیں۔

جواب:

1. افراد میں نرم زبان استعمال کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔
 2. وہ دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے زبان کی مہارت کا سہارا لیتے ہیں۔
 3. وہ ایک سے زیادہ زبانوں پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
 4. وہ تخلیقی، تعمیری اور تنقیدی عبارات پڑھنے اور لکھنے کو پسند کرتے ہیں۔
- سوال نمبر 41: بچے کی فطری خواہش کیا ہوتی ہے؟

جواب: بچے کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اسے پہچانا جائے اور معاشرہ اس کا احترام کرے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے خاندان، دوستوں اور ارد گرد کے لوگ اسے اہمیت دیں اور اس سے تعاون کریں۔

سوال نمبر 44: بچے میں بالیدگی اور نشوونما کا عمل کیسے ہوتا ہے؟

جواب: بچے میں بالیدگی کا عمل فطری اور قدرتی طور پر ہوتا ہے جس میں عمر کے ساتھ اس کے جسمانی اعضاء بڑھتے اور پختہ ہوتے ہیں۔ نشوونما کا عمل بالیدگی کے ساتھ ساتھ ماحول کے اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے جس میں بچے کے کردار کے تمام پہلو (ذہنی، معاشرتی، جذباتی وغیرہ) ترقی پاتے ہیں۔

سوال نمبر 46: شیر خوارگی میں بچے کے غذائی اثر پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: شیر خوارگی کے دور میں بچے کا مکمل انحصار دودھ پر ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ اس کی جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لیے بہترین غذا ہے جو اسے نہ صرف توانائی فراہم کرتا ہے بلکہ بیماریوں سے لڑنے کے لیے قوتِ مدافعت بھی دیتا ہے۔ مناسب اور متوازن خوراک (دودھ) اس دور میں بچے کی صحت مند بالیدگی کی بنیاد رکھتی ہے۔

سوال نمبر 47: شیر خوارگی کے دور میں اکتسابی جذبات سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیر خوارگی کے دور میں بچے اپنے بنیادی جذبات جیسے جھوک، تکلیف اور خوشی کا اظہار رو کر یا مسکرا کر کرتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے ماحول اور والدین کے رویوں سے محبت، غصہ اور خوف جیسے جذبات کا اظہار کرنا بھی سیکھتا ہے۔ یہ سیکھے ہوئے جذبات اکتسابی جذبات کہلاتے ہیں۔

سوال نمبر 48: بلوغت کے دور کی اہمیت پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: بلوغت کا دور انسانی زندگی میں انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ بچپن سے جوانی کی طرف منتقلی کا مرحلہ ہے۔ اس دور میں فرد جسمانی اور جنسی طور پر پختہ ہو جاتا ہے، اس کی ذہنی صلاحیتیں عروج پر ہوتی ہیں، وہ اپنی شناخت اور مقصدِ حیات کے بارے میں سوچتا ہے، اور مستقبل کے لیے پیشے کا انتخاب کرتا ہے۔ اس دور میں بننے والی عادات اور نظریات پوری زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 49: شیر خوارگی کے دوران بچے کا قد کس انداز سے بڑھتا ہے؟

جواب: شیر خوارگی کے دوران، خاص طور پر پہلے سال میں، بچے کا قد بہت تیزی سے بڑھتا ہے۔ پیدائش کے وقت اس کا قد 49 سینٹی میٹر قد پہلے سال کے دوران نمایاں طور پر بڑھ جاتا ہے۔

سوال نمبر 50: عمر کے کس دور میں بچے کا حافظہ سب سے زیادہ تیز ہوتا ہے؟

جواب: طفولیت (2 سے 6 سال) کے دور میں بچے کا حافظہ خاصا تیز ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اسے واقعات اور باتیں بڑی دیر تک یاد رہتی ہیں۔

سوال نمبر 52: دورِ بلوغت میں مردوں اور عورتوں کی آواز پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: دور بلوغت میں لڑکوں کی آواز مردانہ اور بھاری / موٹی ہو جاتی ہے، جبکہ لڑکیوں کی آواز باریک اور تھکی ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 53: انسانی جسم میں بلوغت کا انحصار کس قسم کے حالات پر منحصر ہوتا ہے؟

جواب: انسانی جسم میں بلوغت کا آغاز جغرافیائی اور معاشرتی حالات پر منحصر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 55: کس دور میں بچے زیادہ معاشرت پسند ہوتے ہیں؟

جواب: بچپن (6 سے 12 سال) کے دور میں بچے زیادہ معاشرت پسند ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 56: کس عمر میں بچے کو سکول بھیجنا شروع کر دیا جاتا ہے؟

جواب: طفولیت کے دور میں جب بچے اپنے اعضاء پر قدرت بڑھالیتا ہے تو اسے سکول بھیجنا شروع کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 57: بچے کی نشوونما کا پہلا اور دوسرا دور کونسا ہے؟

جواب: بچے کی نشوونما کا پہلا دور شیر خوارگی اور دوسرا دور طفولیت ہے۔

سوال نمبر 58: بچے کی نشوونما کا تیسرا اور چوتھا دور کونسا ہے؟

جواب: بچے کی نشوونما کا تیسرا اور بچپن اور چوتھا دور بلوغت ہے۔

سوال نمبر 59: بچے اپنی قدرتی حاجات مثلاً پیشاب وغیرہ پر قابو پانا کس عمر میں سیکھ لیتے ہیں؟

جواب: طفولیت کے دور میں بچے کی قدرتی حاجات پر قدرت بڑھ جاتی ہے اور وہ ان پر قابو پانا سیکھ لیتے ہیں۔

سوال نمبر 60: افراد کے اجسام میں جنسی تبدیلیاں عمر کے کس دور میں واضح ہوتی ہیں؟

جواب: افراد کے اجسام میں جنسی تبدیلیاں بلوغت کے دور میں واضح ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 61: طفولیت کے دور میں لڑکوں اور لڑکیوں میں بولنے کی صلاحیت میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: طفولیت کے دور میں لڑکیاں، لڑکوں کی نسبت زیادہ بولنے لگتی ہیں اور بات کرتے ہوئے کم ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں۔

سوال نمبر 62: عمر کے کس دور میں بچوں کو شیخی بگھارنے کی عادت ہوتی ہے؟

جواب: بچپن (6 سے 12 سال) کے دور میں بچوں میں حق ملکیت جتانے اور شیخی بگھارنے کی عادت عام ہوتی ہے۔

سوال نمبر 63: شیر خوارگی کے دوران نشوونما کے مختلف پہلو کون کون سے ہیں؟

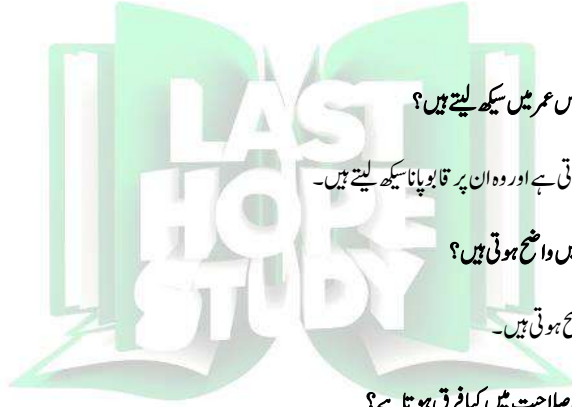
جواب: شیر خوارگی کے دوران نشوونما کے مختلف پہلو جسمانی، معاشرتی، ذہنی، جذباتی اور لسانی نشوونما ہیں۔

سوال نمبر 64: شیر خوارگی کے دور میں جسمانی نشوونما اور حرکات کو واضح کریں۔

جواب: شیر خوارگی کے دور میں جسمانی نشوونما بہت تیز ہوتی ہے۔ قد اور وزن میں تیزی سے اضافہ ہوتا ہے۔ بچہ پہلے سر اٹھاتا، پھر بیٹھتا، گھٹنوں کے بل چلنا اور پھر سہارے سے کھڑا ہونا اور چلنا سیکھتا ہے۔ اس کی حرکات

پہلے بے مقصد ہوتی ہیں لیکن آہستہ آہستہ وہ چیزوں کو پکڑنے اور ان تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

سوال نمبر 65: طفولیت کے دور کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟



جواب: طفولیت کا دور دو سے چھ سال کی عمر پر محیط ہے۔ اس دور میں بچے کی جسمانی نشوونما جاری رہتی ہے، وہ سماجی طور پر زیادہ فعال ہو جاتا ہے، دوست بناتا ہے اور سکول جانا شروع کرتا ہے۔ اس کی ذہنی اور لسانی صلاحیتیں بہت تیزی سے بڑھتی ہیں، ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ پیچیدہ جملے بولنے لگتا ہے۔

سوال نمبر 66: شیر خوارگی کا دورانیہ کتنے عرصے پر مشتمل ہوتا ہے؟

جواب: شیر خوارگی کا دورانیہ پیدائش سے لے کر تقریباً دو سال کی عمر تک پر مشتمل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 67: شیر خوارگی میں بچے اپنے جذبات کا اظہار کیسے کرتے ہیں

جواب: شیر خوارگی میں بچے اپنے جذبات کا اظہار عموماً رو کر کرتا ہے، جیسے بھوک لگنے پر رونا۔ کبھی کبھار وہ جذباتی کیفیت میں ہاتھ پاؤں بھی مارتا ہے اور روٹھ بھی جاتا ہے۔

سوال نمبر 68: کس دور میں بچہ بہتر منصوبہ بندی کرنے کے قابل ہو جاتا ہے؟

جواب: بچپن (6 سے 12 سال) کے دور میں بچہ اپنی سرگرمیوں کی بہتر منصوبہ بندی کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 69: طفولیت کا دور کتنے سال کی عمر تک جاری رہتا ہے

جواب: طفولیت کا دور چھ سال کی عمر تک جاری رہتا ہے۔

سوال نمبر 70: بلوغت اور معاشرتی نشوونما سے کیا مراد ہے؟

جواب: بلوغت کے دور میں معاشرتی نشوونما سے مراد یہ ہے کہ فرد اپنے صنفی کردار کو سمجھتا ہے، معاشرتی قواعد و ضوابط کا زیادہ احترام کرتا ہے، اپنے حقوق و فرائض کو پہچانتا ہے، اور اس کی دوستیاں اور وفاداریاں زیادہ پختہ اور مستقل ہو جاتی ہیں۔

سوال نمبر 71: بلوغت کے دوران نشوونما کے مختلف پہلو بیان کریں۔

جواب: بلوغت کے دوران نشوونما کے مختلف پہلوؤں میں جسمانی پختگی (قد اور جنسی اعضاء کی تکمیل)، معاشرتی شعور (حقوق و فرائض کی پہچان)، ذہنی پختگی (منطقی سوچ اور پیشہ ورانہ فیصلہ سازی)، جذباتی اتار چڑھاؤ (فوری غصہ، اپنی رائے پر اصرار) اور لسانی مہارت (نرم زبان کا استعمال، تخلیقی تحریر) شامل ہیں۔

سوال نمبر 72: بچے کی نفسیاتی کیفیات سے کیا مراد ہے؟ نیز نفسیاتی کیفیات میں اہم عنصر کیا ہے؟

جواب: بچے کی نفسیاتی کیفیات سے مراد اس کی جذباتی حالتیں ہیں جیسے غصہ، نفرت، پیار، محبت وغیرہ۔ یہ کیفیات اس کے سیکھنے اور شخصیت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ ان نفسیاتی کیفیات میں اہم عنصر بچے کے جذبات اور ان کا اظہار ہے۔

سوال نمبر 73: بلوغت اور ذہنی نشوونما کا آپس میں تعلق کیا ہے؟

جواب: بلوغت کے دور میں ذہنی نشوونما اپنے عروج پر ہوتی ہے۔ فرد اپنی پہچان اور صلاحیتوں کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس میں تجسس بڑھتا ہے اور وہ منطقی اور تجریدی سوچ (abstract thinking) کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ اپنے مستقبل اور پیشے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچتا ہے اور اپنے نقطہ نظر کو دلائل کے ساتھ پیش کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

باب نمبر 4: تعلیم

سوال نمبر 1: طبعی اور فطری تبدیلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: طبعی اور فطری تبدیلیوں سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو انسان میں وقت گزرنے کے ساتھ قدرتی طور پر رونما ہوتی ہیں اور ان میں کسی بات کو سیکھنے کی کوشش کا عمل دخل نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر، بچے کا جسمانی طور پر بڑا ہونا، قد میں اضافہ، چلنے پھرنے، دوڑنے بھاگنے کے قابل ہو جانا، یہ سب طبعی اور فطری تبدیلیاں ہیں جو بالیدگی کا حصہ ہیں۔

سوال نمبر 2: تعلم سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلم ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے ماحول میں پیش آنے والے تجربات کی وجہ سے فرد کے کردار میں نسبتاً مستحکم اور مستقل تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں اس فرد کو اپنے ماحول میں مناسب انداز سے اپنا کردار ادا کرنے اور پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کے قابل بنادیتی ہیں۔

سوال نمبر 3: آموزش سے کیا مراد ہے؟

جواب: آموزش، نفسیات کی زبان میں "تعلم" ہی کا دوسرا نام ہے۔ یہ اس خاص عمل کی نشاندہی کرتا ہے جس کے نتیجے میں انسان کے کردار میں تجربات کی وجہ سے مستقل اور مستحکم تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 4: تعلم انسان کے کردار پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: تعلم انسان کے کردار پر اثر انداز ہونے والا سب سے اہم عمل ہے۔ یہ انسان کو اپنے مسائل آسانی سے حل کرنے کے قابل بناتا ہے۔ تعلم کے ذریعے فرد کے کردار میں ہمہ گیر اور مجموعی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں، جو اس کی سوچ، مہارتوں اور رویوں پر مشتمل ہوتی ہیں، اور اس کی پوری شخصیت کی تشکیل کرتی ہیں۔

سوال نمبر 5: تعلم کے ذریعے انسانی کردار کے کون کون سے شعبوں میں مستقل و مستحکم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؟

جواب: تعلم کے ذریعے انسانی کردار کے تین بنیادی شعبوں میں نسبتاً مستقل اور مستحکم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

1. **دوقنی یا علمی: (Cognitive)** فرد کے علم، فہم اور سوچ میں اضافہ۔

2. **مہارتات: (Skills)** مختلف کاموں کو عملی طور پر انجام دینے کی صلاحیت۔

3. **جذباتی استحکام اور رویے: (Attitudes)** معاشرتی طور پر اچھے اور برے میں تمیز کرنا اور مناسب رویے اپنانا۔

سوال نمبر 6: تعلم پر اثر انداز ہونے والے عوامل کے نام لکھئے۔

جواب: تعلم پر اثر انداز ہونے والے چار بنیادی عوامل یہ ہیں:

1. بچے کی جسمانی کیفیات

2. بچے کا گھریلو ماحول

3. بچے کی نفسیاتی کیفیات (جذباتی حالت)

4. محرکات اور انفرادی ضرورتیں

سوال نمبر 7: کیا تعلم کی رفتار کسی فرد کی زندگی میں ہمیشہ یکساں رہتی ہے؟

جواب: نہیں، کسی فرد کی زندگی میں تعلم کی رفتار ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ یہ کبھی تیز اور کبھی سست ہو سکتی ہے۔ اس کی رفتار پر مختلف عوامل جیسے جسمانی صحت، ذہنی کیفیت اور ماحول اثر انداز ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 8: تعلم کے عمل سے کون گزرتا ہے؟ جواب: دنیا کا ہر فرد تعلم کے عمل سے گزرتا ہے۔ فطین افراد جلد سیکھ لیتے ہیں جبکہ کند ذہن لوگ دیر سے سیکھتے ہیں، لیکن سیکھنے کا یہ عمل سب کی زندگی میں جاری رہتا ہے۔

سوال نمبر 9: تعلیمی استعداد میں دو اختلافات لکھیں۔

جواب: بچوں میں تعلیمی استعداد میں دو بڑے اختلافات یہ ہیں:

1. **ذہنی صلاحیتوں میں فرق:** کچھ بچے قدرتی طور پر زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور چیزوں کو جلد سمجھ لیتے ہیں جبکہ کچھ کو دیر لگتی ہے۔

2. **سابقہ علم اور تجربات میں فرق:** جن بچوں کے پاس کسی موضوع سے متعلق پہلے سے علم اور تجربات موجود ہوتے ہیں، وہ اس موضوع کو بہتر اور جلدی سیکھتے ہیں۔

سوال نمبر 10: بچے کی جسمانی نشوونما تعلم کے لیے کیوں اہم ہے؟

جواب: بچے کی جسمانی نشوونما تعلم کے عمل کے لیے ابتدائی بنیاد فراہم کرتی ہے۔ اگر بچہ جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہو گا تو وہ سیکھنے کے عمل میں بہتر کارکردگی دکھائے گا۔ جسمانی معذوری جیسے نظر یا سماعت کی کمزوری یا کوئی بیماری، بچے کے سیکھنے کی صلاحیت پر براہ راست منفی اثر ڈالتی ہے۔

سوال نمبر 11: تعلیم میں جسمانی اختلافات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: بچوں میں پائے جانے والے جسمانی اختلافات ان کے تعلیم پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی بچے کی نظر کمزور ہے تو اسے پڑھنے میں مشکل پیش آئے گی۔ اگر اس کی ٹانگوں میں کوئی نقص ہے تو وہ کھیلوں میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ اسی طرح اگر سننے کی صلاحیت میں کمی ہے تو وہ ہدایات اور اسباق کو ٹھیک سے نہیں سمجھ پائے گا۔ لہذا، جسمانی صحت اور اعضاء کی درست کارکردگی بہتر تعلیم کے لیے ضروری ہے۔

سوال نمبر 12: علم، تعلیم کی اہمیت کی پانچ وجوہات تحریر کریں۔

جواب: علم، تعلیم کی اہمیت کی پانچ وجوہات درج ذیل ہیں:

1. پالیسی سازی: یہ تعلیمی پالیسی تشکیل دینے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔
2. تعلیمی انتظامیات: منتظمین کو تعلیمی امور کے اصولوں کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔
3. بہتر تدریس: استاد کو مؤثر تدریسی طریقوں اور طلبہ کی نفسیات سے آگاہ کرتا ہے۔
4. نصاب سازی: معاشرے کی ضروریات کے مطابق مؤثر نصاب مرتب کرنے میں مدد دیتا ہے۔
5. بین الاقوامی حیثیت: یہ ایک بین الاقوامی مضمون ہے جس کے بغیر جدید تعلیمی نظام کو سمجھنا مشکل ہے۔

سوال نمبر 13: تعلیم پر اثر انداز ہونے والی تین رکاوٹیں کون سی ہیں؟

جواب: تعلیم پر اثر انداز ہونے والی تین بڑی رکاوٹیں یہ ہیں:

1. خراب جسمانی صحت: بیماری یا کوئی جسمانی معذوری سیکھنے کے عمل کو سست کر دیتی ہے۔
2. ناموافق گھریلو ماحول: گھر میں لڑائی جھگڑا، والدین کی عدم توجہی اور کشیدگی بچے کی سیکھنے کی دلچسپی کو ختم کر دیتی ہے۔
3. منفی نفسیاتی کیفیات: غصہ، نفرت، خوف اور جذباتی بے چینی جیسی حالتیں بچے کی توجہ اور سیکھنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔

سوال نمبر 14: گھریلو ماحول سے کیا مراد ہے؟

جواب: گھریلو ماحول سے مراد گھر کے تمام افراد (والدین، بہن بھائی وغیرہ) اور اس گھر میں وقوع پذیر ہونے والی تمام سرگرمیاں، تعلقات اور مجموعی فضا ہے۔

سوال نمبر 15: "جذبات" کا تعلیم پر اثر بیان کریں۔

جواب: جذبات تعلیم پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ مثبت جذبات جیسے خوشی اور محبت سیکھنے کے عمل کو تیز کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، منفی جذبات جیسے غصہ، نفرت اور خوف تعلیم میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ غصے کی حالت میں بچے صحیح فیصلے نہیں کر پاتا اور اس کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نفرت کے جذبات اسے کسی استاد یا مضمون سے متنفر کر سکتے ہیں۔ جذباتی بے چینی سے تعلیم کی رفتار اور اس کے استحکام پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 16: انفرادی اختلاف سے کیا مراد ہے؟

جواب: انفرادی اختلاف سے مراد یہ ہے کہ تمام انسان جسمانی، ذہنی، جذباتی اور معاشرتی خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ کوئی دو افراد بالکل ایک جیسے نہیں ہوتے۔ سیکھنے کے عمل میں بھی بچوں کے درمیان پائے جانے والے یہی اختلافات ان کی تعلیم کی رفتار اور صلاحیت میں فرق کا باعث بنتے ہیں۔

سوال نمبر 17: جسمانی اختلافات کی تین مثالیں لکھیں۔

جواب: بچوں میں جسمانی اختلافات کی تین مثالیں یہ ہیں:

1. رنگ میں فرق (کوئی گورا، کوئی کالا)
2. قد میں فرق (کوئی لمبا، کوئی چھوٹا)
3. جسمانی ساخت میں فرق (کوئی فربہ، کوئی دبلا)

سوال نمبر 18: ذہانت کے تین درجات لکھیں۔

جواب: ذہانت کے تین درجات یہ ہیں:

1. اعلیٰ ذہانت (High Intelligence)

2. متوسط ذہانت (Average Intelligence)

3. ادنیٰ ذہانت (Low Intelligence)

سوال نمبر 19: معاشرتی اختلافات کی دو اقسام لکھیں۔ جواب: معاشرتی اختلافات کی دو بڑی اقسام یہ ہیں:

1. لوگوں کے آپس کے تعلقات اور رہن سہن کے طریقوں میں فرق۔

2. افراد کی معاشی اور سیاسی حیثیت میں فرق۔

سوال نمبر 20: نفسیات کا علم کیا ہے؟ نفسیات کی تعریف لکھیے۔

جواب: نفسیات وہ علم ہے جو انسان کے کردار اور اس پر اثر انداز ہونے والے تمام عوامل اور طریقہ ہائے کار کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے کہ انسان کیوں اور کیسے کوئی خاص رویہ اپناتا ہے۔

سوال نمبر 21: تعلیمی عمل میں جسمانی و ذہنی صحت کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: تعلیمی عمل میں جسمانی اور ذہنی صحت کی بنیادی اہمیت ہے۔ ایک صحت مند جسم ہی صحت مند ذہن کا ضامن ہوتا ہے۔ اگر بچہ جسمانی طور پر بیمار یا کمزور ہو گا تو وہ پڑھائی پر توجہ نہیں دے سکے گا۔ اسی طرح اگر وہ ذہنی طور پر پریشان یا جذباتی الجھنوں کا شکار ہو گا تو اس کی سمجھنے کی صلاحیت بری طرح متاثر ہوگی۔ لہذا، بہتر تعلیم کے لیے جسمانی اور ذہنی دونوں طرح کی صحت لازمی ہے۔

سوال نمبر 22: بچے کے گھریلو ماحول کا بچے کے تعلیم پر اثرات لکھیے؟

جواب: بچے کا گھریلو ماحول اس کے تعلیم پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اگر گھر کا ماحول خوشگوار، پرسکون اور مشفقانہ ہو، والدین بچے پر توجہ دیں اور اس کی حوصلہ افزائی کریں تو بچہ خود اعتمادی کے ساتھ سیکھتا ہے اور اس کے تعلیم کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ اس کے برعکس، جس گھر میں لڑائی جھگڑا، کشیدگی اور والدین کی عدم توجہی ہو، وہاں بچہ خوف، پریشانی یا باغیانہ پن کا شکار ہو سکتا ہے اور اس کی سمجھنے میں دلچسپی ختم ہو جاتی ہے، جس سے تعلیم کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔

سوال نمبر 23: بچوں میں پائے جانے والے چند اہم انفرادی اختلافات کے نام لکھیے۔

جواب: بچوں میں پائے جانے والے چند اہم انفرادی اختلافات درج ذیل ہیں:

1. جسمانی اختلافات

2. ذہنی اختلافات (ذہانت)

3. دلچسپیوں میں اختلافات

4. جذباتی اختلافات

5. معاشرتی اختلافات

6. علمی و تعلیمی استعداد میں اختلافات

سوال نمبر 26: دلچسپیوں میں اختلافات بچے کے تعلیم پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب: بچوں کی دلچسپیاں ان کے تعلیم کی سمت اور رفتار متعین کرتی ہیں۔ جس مضمون یا سرگرمی میں بچے کی دلچسپی ہوتی ہے، وہ اسے زیادہ توجہ، لگن اور شوق سے سیکھتا ہے اور اس میں جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس، جس کام میں اس کی دلچسپی نہ ہو، وہ اس سے آگاہ جاتا ہے اور اس میں اس کی کارکردگی اچھی نہیں ہوتی۔ مثلاً، ایک بچہ ریاضی میں دلچسپی لیتا ہے تو دوسرا اردو میں، اس لیے دونوں کی ان مضامین میں سمجھنے کی رفتار مختلف ہوگی۔

سوال نمبر 27: معاشرتی اختلافات سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرتی اختلافات سے مراد وہ فرق ہے جو بچوں کے سماجی پس منظر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں دو طرح کے اختلافات شامل ہیں: ایک، بچے کے خاندان اور معاشرے کے افراد کے آپس کے تعلقات اور رہن سہن کا فرق۔ دوسرا، خاندان کی معاشی اور سیاسی حیثیت کا فرق۔ یہ تمام عوامل بچے کی تربیت، اس کے تجربات اور نتیجتاً اس کے تعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 28: بلوغت کے دوران لسانی نشوونما کی دو خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: بلوغت کے دوران لسانی نشوونما کی دو خصوصیات یہ ہیں:

1. افراد دوسروں کو متاثر کرنے کے لیے زبان کی مہارت کا سہارا لیتے ہیں۔
2. وہ تخلیقی، تعمیری اور تنقیدی عبارات پڑھنے اور لکھنے کو پسند کرتے ہیں۔

سوال نمبر 29: جسمانی اختلافات کیا ہوتے ہیں؟ جواب: جسمانی اختلافات سے مراد بچوں کے رنگ، قد، جسمانی ساخت، بالوں اور آنکھوں کے رنگ اور چہرے کی بناوٹ میں پایا جانے والا فرق ہے۔

سوال نمبر 30: بچے کی فطری تبدیلیوں میں کیا شامل ہے؟

جواب: بچے کی فطری تبدیلیوں میں بھوک لگنے پر کھانا کھانا، پیاس لگنے پر پانی پینا، نیند آنے پر سونا، اور جسمانی اعضاء میں پختگی آنے پر چلنے پھرنے اور اچھلنے کودنے کی کوشش کرنا شامل ہے۔

سوال نمبر 31: نفرت کے جذبات بچے کے تعلم پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟

جواب: نفرت کے جذبات بچے کے تعلم پر بہت منفی اثر ڈالتے ہیں۔ اگر بچہ کسی استاد، مضمون یا سکول سے نفرت کرنے لگے تو وہ اس سے متعلقہ تمام تجربات کو رد کر دے گا اور ان کاموں کو سیکھنے سے گریز کرے گا۔ یہ نفرت اس کے سیکھنے کے عمل میں ایک بڑی نفسیاتی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

سوال نمبر 32: جذباتی اختلافات بچے کو کس ماحول سے ملتے ہیں؟

جواب: بچے میں جذباتی اختلافات (جیسے غصہ، ملنساری، شرمیلان) زیادہ تر اس کے گھریلو ماحول سے پیدا ہوتے ہیں۔ والدین اور خاندان کے دیگر افراد کا رویہ اور گھر کی مجموعی فضا بچے کی جذباتی نشوونما پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔

سوال نمبر 33: ذہانت کے اختلاف سے کیا مراد ہے؟ جواب: ذہانت کے اختلاف سے مراد یہ ہے کہ بچوں کی سیکھنے، سمجھنے، مسائل حل کرنے اور نئی چیزوں کو اپنانے کی ذہنی صلاحیت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ کچھ بچے اعلیٰ ذہانت کے مالک ہوتے ہیں اور تیزی سے سیکھتے ہیں، کچھ متوسط ذہانت رکھتے ہیں، جبکہ کچھ ادنیٰ ذہانت کی وجہ سے سیکھنے میں زیادہ وقت لیتے ہیں۔

سوال نمبر 34: انفرادی اختلافات کے تعلم پر دو اثرات تحریر کیجیے۔

جواب:

1. سیکھنے کی رفتار میں فرق: ذہانت اور دلچسپی میں فرق کی وجہ سے کچھ بچے جلدی سیکھتے ہیں اور کچھ آہستہ۔
2. سیکھنے کے انداز میں فرق: کچھ بچے دیکھ کر بہتر سیکھتے ہیں، کچھ سن کر اور کچھ عملی کام کر کے۔ انفرادی اختلافات کی وجہ سے ان کے سیکھنے کے انداز بھی مختلف ہوتے ہیں۔

سوال نمبر 36: نفسیات کی زبان میں تعلم کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: نفسیات کی زبان میں تعلم کو آموزش بھی کہتے ہیں۔

سوال نمبر 37: نفسیات کسے کہتے ہیں؟ جواب: نفسیات وہ علم ہے جو انسان کے کردار اور اس پر اثر انداز ہونے والے تمام عوامل اور طریقہ ہائے کار کا مطالعہ کرتا ہے۔

سوال نمبر 42: بچوں میں دلچسپیوں کے اختلافات کون کون سے ہیں؟

جواب: بچوں میں دلچسپیوں کے بے شمار اختلافات ہوتے ہیں۔ بعض بچے کھیل کود میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں، تو کچھ مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں۔ کوئی مصوری کا شوقین ہوتا ہے تو کوئی تقریر کرنے کا۔ اسی طرح مضامین میں بھی کسی کو ریاضی پسند ہوتا ہے تو کسی کو اردو یا سائنس۔

سوال نمبر 52: جسمانی صحت کا تعلم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جواب: جسمانی صحت کا تعلم پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اگر بچہ صحت مند ہے تو وہ سیکھنے کے عمل میں بھرپور توجہ دے سکتا ہے۔ اس کے برعکس، بیماری یا جسمانی کمزوری کی حالت میں اس کی توجہ منتشر رہتی ہے، وہ تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور سیکھنے کے عمل میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

سوال نمبر 53: معلم میں پہچان کی خواہش پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: متعلم کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اسے پہچانا جائے اور معاشرہ اس کا احترام کرے۔ وہ اپنے خاندان، دوستوں اور اساتذہ کی نظر میں اہمیت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جب اس کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے اور اس کے اچھے کاموں کی تعریف کی جاتی ہے تو اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ مزید بہتر کارکردگی دکھانے کے لیے متحرک ہوتا ہے۔

سوال نمبر 54: متعلم کی بنیادی ضروریات کے مطابق حقوق و فرائض کی پہچان بیان کریں۔

جواب: متعلم کی ایک بنیادی ضرورت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے حقوق اور فرائض کو پہچانے۔ وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ معاشرے کا ایک رکن ہونے کی حیثیت سے اس کے کیا حقوق ہیں اور اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ تعلیم اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکے اور اپنے فرائض کو ذمہ داری سے ادا کرے۔

سوال نمبر 55: باہمی تعاون کا جذبہ متعلم میں کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: باہمی تعاون کا جذبہ متعلم میں اجتماعی سرگرمیوں جیسے گروپ کھیلوں، سکول کے پروجیکٹس اور دیگر ہم نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچے مل جل کر کسی مشترکہ مقصد کے لیے کام کرتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کی مدد کرنا اور تعاون کرنا سیکھتے ہیں۔

سوال نمبر 56: کھیل کود اور دیگر مشاغل متعلم کی بنیادی ضروریات کا حصہ ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: جی ہاں، کھیل کود اور دیگر صحت مند مشاغل متعلم کی بنیادی ضروریات کا اہم حصہ ہیں۔ یہ صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ بچے کی جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور اخلاقی نشوونما کے لیے بھی ضروری ہیں۔ کھیلوں سے بچے نظم و ضبط، ٹیم ورک اور ہارجیت کو قبول کرنا سیکھتے ہیں۔

سوال نمبر 57: جمالیاتی حسن کی تسکین کے مواقع بچے کے لیے کیوں ضروری ہیں؟

جواب: جمالیاتی حسن کی تسکین کے مواقع (جیسے آرٹ، موسیقی، قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونا) بچے کی جذباتی اور روحانی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔ یہ اس کے اندر خوبصورتی کا احساس پیدا کرتے ہیں، اس کی تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارتے ہیں اور اس کی شخصیت میں نفاست اور توازن لاتے ہیں۔

باب نمبر 5: گھر، سکول اور معاشرہ

سوال نمبر 1: گھر کے کہتے ہیں؟

جواب: گھر ایک بنیادی معاشرتی ادارہ ہے جہاں بچے کی ابتدائی تربیت ہوتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بچہ تحفظ، پیار اور محبت حاصل کرتا ہے اور اپنی زندگی کے ابتدائی اصول و آداب سیکھتا ہے۔

سوال نمبر 2: بچے کی تربیت میں گھر کا کیا کردار ہے؟

جواب: بچے کی تربیت میں گھر کا کردار بنیادی اور انتہائی اہم ہے۔ گھر بچے کی پہلی تربیت گاہ ہے جہاں وہ غیر رسمی انداز میں زندگی کے آداب سیکھتا ہے۔ گھر میں بچہ ذمہ داریوں کی ادائیگی، دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھنا، بول چال، اٹھنا بیٹھنا اور ذاتی مفادات کو خاندانی مفادات پر ترجیح دینا سیکھتا ہے۔ گھر کی تربیت ہی سکول کی تعلیم و تربیت کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہے۔

سوال نمبر 3: لوگوں کو باخبر رکھنے کے لئے کون اپنا کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: لوگوں کو باخبر رکھنے کے لیے اخبار، رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن جیسے ذرائع ابلاغ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

سوال نمبر 4: والدین اور اساتذہ کی تنظیم کا کیا کردار ہے؟

جواب: والدین اور اساتذہ کی تنظیم سکول اور کمیونٹی کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تنظیم بچوں کی تعلیم کی بہتری، مذہبی و قومی تقریبات کے انعقاد، فنڈ کے حصول اور اس کے خرچ جیسے معاملات پر مل کر کام کرتی ہے اور سکول کے نظام میں بہتری لانے کا باعث بنتی ہے۔

سوال نمبر 5: بچے کے اولین اساتذہ کون ہوتے ہیں؟

جواب: بچے کے اولین اساتذہ اس کے والدین ہوتے ہیں، اور ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔

سوال نمبر 6: گھر بچے کی تربیت کیسے کرتا ہے؟

جواب: گھر بچے کی تربیت غیر رسمی انداز میں کرتا ہے۔ بچہ گھر میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو دیکھ کر کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، بول چال اور معاشرتی آداب سیکھتا ہے۔ گھر میں اسے تحفظ اور پیار محبت ملتا ہے جو اس کی شخصیت کے لازمی پہلوؤں کی تربیت کرتا ہے اور اسے ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے۔

سوال نمبر 7: گھر کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: گھر ایک ایسا بنیادی ادارہ ہے جہاں بچے کی ابتدائی اور غیر رسمی تربیت ہوتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں بچہ تحفظ، پیار، محبت، ذمہ داریوں کی ادائیگی اور آداب معاشرت سیکھتا ہے۔ یہ اس کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

سوال نمبر 8: سکول سے کیا مراد ہے؟

جواب: سکول ایک رسمی تعلیمی ادارہ ہے جسے معاشرہ اپنی نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری سونپتا ہے۔ یہ ایک ایسی نکسالی ہے جہاں سے تربیت پانے والوں کو معاشرے کے مطلوبہ معیاروں کے مطابق ڈھالا جاتا ہے تاکہ وہ اچھے شہری اور معاشرے کے مفید رکن بن سکیں۔

سوال نمبر 9: استاد کس طرح طالب علم کو معاشرے کا ایک مفید رکن بناتا ہے؟

جواب: استاد سکول میں طالب علم کو علم اور مہارتیں فراہم کرتا ہے، اس کی کردار سازی کرتا ہے، اور اس میں معاشرتی اقدار، نظم و ضبط اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ علامہ اقبال نے استاد کو "روح انسانی کا معمار" قرار دیا ہے کیونکہ وہ طالب علم کی تربیت کر کے اسے معاشرے کا ایک اچھا شہری اور مفید رکن بناتا ہے۔

سوال نمبر 10: تعلیم سے متعلقہ کوئی سے چار اداروں کے نام لکھیے۔

جواب: تعلیم سے متعلقہ چار ادارے درج ذیل ہیں:

1. صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز
2. بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (BISE)
3. نیشنل بک فاؤنڈیشن
4. پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن

سوال نمبر 11: نیشنل بک فاؤنڈیشن تعلیمی میدان میں کیا خدمات انجام دے رہی ہے؟

جواب: نیشنل بک فاؤنڈیشن مہنگی اور بیرون ملک چھپی ہوئی کتابوں کو سستے داموں طلباء کو فراہم کرنے کی خدمات انجام دیتی ہے۔ یہ ادارہ انجینئرنگ، طب، قانون، کمپیوٹر اور دیگر شعبوں سے متعلقہ کتب چھاپ کر طلباء کو سستے داموں فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 12: علم کی بدولت انسانی زندگی میں کون کون سی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں؟

جواب: علم میں اضافے اور نئی ایجادات کی بدولت انسانی زندگی میں بے شمار آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ذرائع رسل و وسائل بہتر ہو گئے ہیں، فاصلے سمٹ گئے ہیں، چیزوں کا معیار بہتر ہو گیا ہے، مشینی کاشت اور جدید ٹیکنالوجی سے پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں سہولیات میسر آئی ہیں۔

سوال نمبر 13: تعلیم سے معاشرتی زندگی میں کیا انقلاب واقع ہوا ہے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: تعلیم نے معاشرتی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔

- مثال 1 (زراعت): تعلیم کی بدولت دیہاتی زندگی میں مشینی کاشت، بہتر بیج اور کیڑے مار ادویات کے استعمال سے فصلوں کی پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔
- مثال 2 (صنعت): جدید ٹیکنالوجی کے حصول سے کاغذ، کپڑا، کیمیکل اور مشینری بنانے کی صنعتوں نے ترقی کی ہے۔

• مثال 3 (معلومات): اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن جیسے ذرائع ابلاغ نے لوگوں کو باخبر رکھا ہے اور دنیا کو ایک عالمی گاؤں بنا دیا ہے۔

سوال نمبر 14: گھر اور سکول کے باہمی تعلق کو واضح کریں۔

جواب: گھر اور سکول کا باہمی تعلق بہت گہرا اور مضبوط ہے۔ گھر بچے کی غیر رسمی تربیت کی بنیاد رکھتا ہے جبکہ سکول اسی بنیاد پر رسمی تعلیم و تربیت کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ گھر اور سکول مل کر بچے میں ذہنی، اخلاقی، جمالیاتی اور روحانی اقدار کی یکساں تعمیر کرتے ہیں۔ ان دونوں اداروں کے درمیان ہم آہنگی بچے کی متوازن شخصیت کی نشوونما کے لیے لازمی ہے۔

سوال نمبر 15: سمعی و بصری معاونات سے کیا مراد ہے؟

جواب: سمعی و بصری معاونات (Audio-Visual Aids) سے مراد وہ آلات اور مواد ہیں جو تدریس کے عمل کو مؤثر بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور جنہیں سنا اور دیکھا جاسکتا ہے۔ ان میں چارٹس، ماڈلز، پروجیکٹر، کمپیوٹر اور دیگر تعلیمی آلات شامل ہیں۔

سوال نمبر 16: سکول کے دو فرائض لکھیں۔

جواب: سکول کے دو اہم فرائض یہ ہیں:

1. بچے کی آزادی کو کچھ پابندیوں کا عادی بنانا اور اس میں نظم و ضبط پیدا کرنا۔
2. بچے کو علم اور مہارتیں فراہم کرنا تاکہ وہ معاشرے کا ایک مفید رکن بن سکے اور بہتر روزگار حاصل کر سکے۔

سوال نمبر 17: گھر اور سکول میں بچے کن اقدار کی تعمیر کرتے ہیں؟

جواب:

- گھر میں: بچہ ذمہ داریوں کی ادائیگی، آداب معاشرت، دوسروں کی عزت نفس کا خیال رکھنا اور پیار محبت جیسی اقدار سیکھتا ہے۔
- سکول میں: بچہ نظم و ضبط، باہمی تعاون، ہمدردی، اخلاقیات، شہری حقوق و فرائض اور قومی وفاداری جیسی اقدار کی تعمیر کرتا ہے۔

سوال نمبر 18: سکول کی ذمہ داریاں بیان کریں۔ جواب: سکول کی ذمہ داریوں میں بچے کو علم اور مہارتیں فراہم کرنا، اس کی شخصیت کی ہمہ جہت (ذہنی، جسمانی، اخلاقی، معاشرتی) نشوونما کرنا، اس میں معاشرتی روایات اور اقدار پیدا کرنا، اور اسے معاشرے کی زندگی اور مستقبل کی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرنا شامل ہے۔

سوال نمبر 20: تعلیم سے متعلقہ چار اداروں کی ذمہ داریاں تحریر کریں۔

جواب:

1. صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ: نصاب کی روشنی میں درسی کتب کی تیاری اور فراہمی۔
2. بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن: ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر امتحانات کا انعقاد اور اسناد جاری کرنا۔
3. نیشنل بک فاؤنڈیشن: مہنگی اور غیر ملکی کتابوں کو سستے داموں چھاپ کر طلباء کو فراہم کرنا۔
4. پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن: لائق اور محنتی مگر غریب طلباء کو وظائف فراہم کرنا تاکہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

سوال نمبر 21: امتحانات کون سا ادارہ منعقد کرتا ہے؟

جواب: ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر امتحانات بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (BISE) منعقد کرتا ہے۔

سوال نمبر 22: تعلیم کو نفع بخش بنانے کے لیے کیا اقدامات کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: تعلیم کو نفع بخش بنانے کے لیے فارغ وقت کی ایسی سرگرمیاں تجویز کی جانی چاہئیں جو سستی، قابل عمل اور طلباء کے لیے مالی نفع کا باعث بن سکیں، جیسے مقامی صنعت، زراعت اور تجارت سے تعلیم کا ربط پیدا کرنا۔

سوال نمبر 23: معاشرہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عربی لفظ معاشرہ کے معنی "مل جل کر رہنے کی جگہ" کے ہیں۔ انگریزی میں اس کا ہم معنی لفظ سوسائٹی (Society) ہے جس کے معنی ساتھیوں کی جماعت یا گروہ کے ہیں۔

سوال نمبر 24: معاشرہ کی تعریف کریں۔ جواب: اصطلاحاً معاشرہ یکساں خیالات رکھنے والے افراد کا وہ گروہ ہے جو مشترکہ مفادات کے لیے مل جل کر رہتے ہیں۔ انسان بنیادی طور پر مل جل کر رہنا چاہتا ہے اور مل جل کر رہنے کی یہی کوشش معاشرہ بناتی ہے۔

سوال نمبر 25: سکول معاشی پہلو کے لحاظ سے کمیونٹی کی کیسے مدد کرتا ہے؟

جواب: سکول کمیونٹی کی معاشی حالت بہتر بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ یہ کمیونٹی کے افراد کو چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتیں لگانے کی تربیت دے سکتا ہے، جیسے مرغابی، مگس بانی (شہد کی مکھی پالنا)، مانی پروری، ریشم کے کیڑے پالنا اور کشیدہ کاری وغیرہ۔

سوال نمبر 26: تعلیم میں تحقیق کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: تعلیم میں تحقیق کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اعلیٰ سطح پر تحقیق کے ذریعے نئے علوم دریافت ہوتے ہیں، تعلیمی مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے اور ملک کی معاشی ترقی میں مدد ملتی ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) اسی مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

سوال نمبر 27: معاشرہ اور تعلیم کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مختصر وضاحت کریں۔

جواب: معاشرہ اور تعلیم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ معاشرہ اپنی بقا اور ترقی کے لیے تعلیم کا نظام وضع کرتا ہے اور تعلیم معاشرے کی ضروریات کے مطابق افراد تیار کرتی ہے۔ تعلیم کے بغیر معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا اور معاشرے کے بغیر تعلیم کا کوئی وجود نہیں۔ تعلیم معاشرے کے اچھے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے اور اس کی تشکیل نو کرتی ہے۔

سوال نمبر 28: معاشرتی زندگی کی تیاری کے لیے موثر امور کون کون سے ہیں؟

جواب: معاشرتی زندگی کی تیاری کے لیے موثر امور میں معاشرتی روایات، رسم و رواج، اور آداب و اخلاق سکھانا، پیچیدہ معاملات کو آسان فہم بنا کر پیش کرنا، اور معاشرے کے اچھے پہلوؤں کو اجاگر کرنا شامل ہے۔

سوال نمبر 29: سکول کا تربیتی نظام شخصیت کے کردار کی کیسے تربیت کرتا ہے؟

جواب: سکول کا تربیتی نظام شخصیت و کردار کی اس طرح تربیت کرتا ہے کہ افراد معاشرہ زمانہ بلوغت کی ذمہ داریاں اور شہری حقوق و فرائض بہتر طور پر ادا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ سکول زبان و بیان، اخلاق و آداب، اور سیاست و حکومت جیسے امور کی عملی تربیت فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 30: سکول معاشرے کی کیسے معاونت کرتا ہے؟

جواب: سکول معاشرے کی کئی طرح سے معاونت کرتا ہے: یہ معاشرے کے لیے تعلیم یافتہ افرادی قوت فراہم کرتا ہے، معاشرتی روایات اور اقدار کو اگلی نسل تک منتقل کرتا ہے، اور طلباء کو معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔

سوال نمبر 31: معاشرے کی معاونت کے لیے تعلیم کے دو اہم امور تحریر کریں۔

جواب:

1. بچے کی دلچسپیوں کے مطابق تعلیم دے کر معاشرے کو افرادی قوت فراہم کرنا۔
 2. معاشرتی روایات، رسم و رواج اور آداب و اخلاق سکھا کر بچے کو معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرنا۔
- سوال نمبر 32: سکول معاشرے کے کن کن امور میں مدد کرتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: سکول معاشرے کی کئی امور میں مدد کرتا ہے، جیسے:

- افرادی قوت کی فراہمی: تعلیم بچے کی دلچسپیوں کے مطابق اسے مختلف شعبوں کے لیے تیار کرتی ہے تاکہ معاشرے کو افرادی قوت مل سکے۔
- معاشرتی تیاری: تعلیم بچے کو معاشرتی روایات، رسم و رواج اور آداب سکھا کر معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔
- روشن خیالی: یہ تنگ نظری کی جگہ روشن خیالی پیدا کرتی ہے اور دوستی، محبت اور امن کی صفات کو فروغ دیتی ہے۔

سوال نمبر 33: کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟

جواب: کمیونٹی معاشرے کی ایک اکائی ہوتی ہے جہاں افراد اپنی فلاح کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں، مثلاً موسمی بیماریوں سے روک تھام، پانی کے ضیاع کو روکنا اور بچوں کی بہتر تعلیم کے لیے کوشش کرنا۔

سوال نمبر 34: سکول اور کمیونٹی میں تعلیم کے حوالے سے باہمی تعلقات کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: سکول اور کمیونٹی کے باہمی تعلقات تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لیے بہت اہم ہیں۔ جب والدین، اساتذہ اور کمیونٹی کے دیگر افراد مل کر کام کرتے ہیں تو سکول کے نظام میں بہتری آتی ہے۔ کمیونٹی سکول کو وسائل فراہم کر سکتی ہے اور سکول کمیونٹی کی معاشی اور سماجی ترقی میں مدد کر سکتا ہے، جس سے دونوں کو فائدہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر 35: معاشرے میں سکول کی اہمیت پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: سکول معاشرے میں ایک مرکزی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نہ صرف علم اور مہارتیں فراہم کرتا ہے بلکہ نئی نسل کی کردار سازی اور تربیت کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔ سکول معاشرے کی ثقافت کا محافظ اور اس کی تشکیل نو کا ذریعہ ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی اور خوشحالی کا انحصار اس کے سکولوں کے معیار پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 37: سکول کو ایک چھوٹا سا معاشرہ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: سکول کو ایک چھوٹا سا معاشرہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں بچے معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں کی عملی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ وہ یہاں زبان و بیان، اخلاق و آداب، سیاست و حکومت (جیسے سٹوڈنٹ کونسل)، اور باہمی تعلقات جیسے امور کی مشق کرتے ہیں، جو انہیں بڑی معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرتی ہے۔

سوال نمبر 39: اساتذہ کی تربیت کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: اساتذہ کی تربیت دو سطحوں پر کی جاتی ہے:

1. ملازمت سے قبل تربیت: (Pre-service Training) یہ تربیت تعلیمی اداروں میں اساتذہ بننے سے پہلے دی جاتی ہے۔
 2. دوران ملازمت تربیت: (In-service Training) یہ تربیت اساتذہ کو ملازمت کے دوران وقتاً فوقتاً جدید علم اور تدریسی طریقوں سے روشناس کرانے کے لیے دی جاتی ہے۔
- سوال نمبر 40: حکومت نے اساتذہ کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟

جواب: حکومت نے اساتذہ کی تدریس کو موثر بنانے کے لیے وفاقی ادارہ برائے آلات تعلیم قائم کیا ہے جو اساتذہ کے لیے سستے اور قابل عمل سمعی و بصری معاونات (audio-visual aids) تیار کرتا ہے اور انہیں سکولوں میں فراہم کرتا ہے۔

سوال نمبر 41 HEC: کیا کام ہے؟

جواب: ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) ملک میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کو فروغ دینے کا کام کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ سطح پر تحقیق کی سہولیات فراہم کرتا ہے اور اس کے لیے مالی و فنی معاونت بھی دیتا ہے۔

سوال نمبر 42: معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کون کون سے کام سرانجام دیتی ہے؟

جواب: معاشرے کی تشکیل میں تعلیم تین بنیادی کام سرانجام دیتی ہے:

1. علم و مہارتوں کی نئی نسل کو منتقلی۔
2. ثقافت کی حفاظت اور اس کی نئی نسل کو منتقلی۔
3. معاشرتی زندگی کی تشکیل نو۔

سوال نمبر 43: سکول بچے کی معاشی حالت کس طرح بہتر بناتا ہے؟

جواب: سکول بچے کو علم اور مختلف مہارتیں فراہم کرتا ہے۔ ان علم اور مہارتوں کے ذریعے بچے مستقبل میں بہتر روزگار حاصل کر کے اپنی معاشی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔

سوال نمبر 44: گھر، سکول، کمیونٹی اور معاشرے کے تعلقات میں فروغ کے لیے دو اقدامات لکھیں۔

جواب:

1. بچوں کی تعلیم میں بہتری کے لیے پڑھے لکھے لوگوں کی مدد سے مقامی طور پر مہیا وسائل کی نشاندہی کی جائے۔

2. مقامی صنعت، زراعت اور تجارت سے تعلیم کا ربط پیدا کیا جائے۔

سوال نمبر 45: معاشرہ اور کمیونٹی میں کیا فرق ہے؟

جواب: معاشرہ ایک وسیع اصطلاح ہے جو یکساں خیالات رکھنے والے افراد کے بڑے گروہ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جبکہ کمیونٹی معاشرے کی ایک چھوٹی اکائی ہوتی ہے جہاں افراد کسی خاص علاقے میں رہتے ہوئے اپنی مشترکہ فلاح کے لیے مل جل کر کام کرتے ہیں۔

سوال نمبر 46: معاشرے میں تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کس کی ہے؟

جواب: معاشرے میں تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بنیادی طور پر سکول کی ہے، جو معاشرے کی طرف سے یہ فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

سوال نمبر 48: سکول کے نظام میں بہتری کون لاسکتا ہے؟

جواب: سکول کے نظام میں بہتری والدین، اساتذہ اور کمیونٹی کے دوسرے افراد کے مل کر کام کرنے سے لائی جاسکتی ہے۔

سوال نمبر 50: مالی حالت بہتر بنانے کے لیے چار گھریلو صنعتیں تحریر کریں۔

جواب: مالی حالت بہتر بنانے کے لیے چار گھریلو صنعتیں یہ ہیں: مرغابی، مگس بانی (شہد کی مکھی پالنا)، ماہی پروری، اور کشیدہ کاری۔

سوال نمبر 52: صوبائی سطح پر نصاب سازی کا عمل کس ادارے کے ذمہ ہے؟

جواب 18: ویس آئینی ترمیم کے بعد نصاب سازی کا اختیار صوبوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ اب صوبے اپنے صوبائی مراکز سے ماہرین نصاب کی زیر نگرانی نصاب تیار کرواتے ہیں۔

سوال نمبر 53: تعلیمی میدان میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کردار بیان کریں۔

جواب: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی ذمہ داری صوبائی حکومت کے منظور شدہ نصاب کی روشنی میں ماہرین تعلیم اور ماہرین مضمون کی مدد سے معیاری درسی کتب کی تیاری اور اشاعت کرنا ہے۔

سوال نمبر 54: بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا تعلیم میں کیا کردار ہے؟

جواب: بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا کردار حتمی نصاب کی روشنی میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے امتحانات کا انعقاد کرنا اور کامیاب طلباء و طالبات کو اسناد جاری کرنا ہے۔

سوال نمبر 56: پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن تعلیم کے میدان میں کیا خدمات انجام دے رہی ہے؟

جواب: پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن لائق اور محنتی طلباء جنہیں مالی وسائل کی کمی کا سامنا ہو، ان کی مدد کے لیے وظائف کا اجراء کرتی ہے تاکہ وہ باسانی اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔

سوال نمبر 58: نصاب اور تعلیم میں کیا تعلق ہے؟

جواب: نصاب اور تعلیم کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ نصاب کو نظام تعلیم میں اساسی حیثیت حاصل ہے۔ تعلیم کے تمام مقاصد کی تکمیل نصاب ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔ اگر تعلیمی عمل سے نصاب کو خارج کر دیا جائے تو پورا تعلیمی ڈھانچہ ہی منہدم ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر 60: نصاب سازی کے عمل سے کیا مراد ہے؟

جواب: نصاب سازی کے عمل سے مراد قومی تعلیمی پالیسی کے مقاصد کی روشنی میں ماہرین تعلیم اور ماہرین مضمون کا مل کر یہ منصوبہ بندی کرنا ہے کہ مختلف جماعتوں میں کون سے مضامین، کتنا مواد اور کن طریقوں سے پڑھائے جائیں گے۔

(حصہ انشائیہ)

باب 1: تعلیم کے تصورات

1. تعلیم کا عمومی تصور تفصیل سے بیان کریں۔
2. انسان جن طریقوں سے تعلیم حاصل کرتا ہے انہیں تفصیل سے بیان کریں۔
3. تعلیم کا اسلامی تصور مختلف مفکرین اسلام کے حوالے سے واضح کریں۔
4. تعلیم سے کیا مراد ہے؟ رسمی، نیم رسمی اور غیر رسمی تعلیم کی وضاحت کریں۔
5. اسلام نے تمام مذاہب سے زیادہ تعلیم کو اہمیت دی ہے۔ وضاحت کریں۔
6. اسلامی تصور تعلیم کی امتیازی خصوصیات تحریر کریں۔
7. اسلامی نقطہ نظر سے علم کی اہمیت اور مقاصد بیان کریں۔

باب 2: تعلیم کا دائرہ کار اور وظائف

16. تعلیم کے وظائف کتنے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔ کسی ایک وضاحت مثالوں کی مدد سے کیجیے۔
17. علم / تعلیم کن موضوعات سے بحث کرتی ہے؟ واضح کریں۔
18. ثقافتی ورثے کے تحفظ اور منتقلی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔
19. علم / تعلیم سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کا دورانیہ بیان کریں۔
20. علم / تعلیم سے کیا مراد ہے؟ اس مضمون کی اہمیت واضح کریں۔
21. علم / تعلیم سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کا دائرہ کار بیان کریں۔
22. "تعلیم ثقافت کی تشکیل نو کرتی ہے" اس کی وضاحت کریں۔
23. تعلیم بچے کی نشوونما میں مدد کرتی ہے۔ مثالوں کی مدد سے وضاحت کریں۔
24. فرد کی ضروریات کی تکمیل سے آئندہ کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

باب 3: انسانی نشوونما اور بالیدگی

27. نشوونما کے مدارج تفصیل سے بیان کریں۔
28. بلوغت کے دوران جسمانی، معاشرتی اور ذہنی نشوونما پر نوٹ لکھیے۔
29. طفولیت کے دوران نشوونما کے مختلف پہلو کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔
30. شیرخوارگی کے دوران نشوونما کے مختلف پہلو کون سے ہیں؟ چار کی وضاحت کریں۔
31. بچپن کی عمر میں نشوونما کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کریں۔

باب 4: تعلّم

39. تعلّم کے عمل کی خصوصیات بیان کریں اور ہر خصوصیت کے لیے ایک مثال دیں۔
42. بچے کے گھر ماحول میں کیا باتیں شامل ہیں؟ اس ماحول کا بچے کی ابتدائی تعلیم پر کیا اثر پڑتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔
43. جسمانی اور ذہانت کے اختلافات کی خصوصیات بیان کریں۔
44. معاشرے کی تشکیل میں تعلّم کا کردار بیان کریں۔
45. تعلّم پر اثر انداز ہونے والے عوامل لکھ کر ان کی وضاحت کریں۔
46. انفرادی اختلافات تعلّم پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں؟ مثالیں دے کر بیان کریں۔
47. ذہنی اور تعلیمی استعداد میں اختلافات کے بچوں کے تعلّم پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

باب 5: گھر، سکول اور معاشرہ

50. گھر، سکول، کمیونٹی اور معاشرے کے تعلقات میں فروغ کے لیے اقدامات تجویز کیجیے۔
51. سکول کی تعریف کریں اور بتائیے کہ سکول کن امور میں معاشرہ کی مدد کرتا ہے؟

52. معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کا کردار بیان کریں۔
53. سکول اور کمیونٹی کے تعلقات میں بہتری لانے کے لیے کیا اقدامات کیے جانے چاہئیں؟
54. تعلیم کے ساتھ ساتھ معاشرے کی اصلاح اور تشکیل کے لیے سکول کا کردار بیان کریں؟
55. تعلیم سے متعلق ادارے کون کون سے ہیں؟ اس کے درجہ بدرجہ کردار واضح کریں۔

